عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۸ تا ۱۴/ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۸ تا ۱۴/ اگست ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۱۱

قیمت ۱۰ روپے

خوف خدا

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

اسلام اور انسانی حقوق

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے تجدیدی کارنامے

رات کو سوتے وقت کے عملیات کی حقیقت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

جھوٹے نبی کا انجام:

س:..... رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امکانِ نبوت پر روشنی ڈالئے اور بتایئے کہ جھوٹے نبیوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی کا انجام کیا ہوا؟

ج:..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا حصول ممکن نہیں' جھوٹے نبی کا انجام مرزا غلام احمد قادیانی جیسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل کرتا ہے۔ چنانچہ تمام جھوٹے مدعیانِ نبوت کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا۔ خود مرزا قادیانی منہ مانگی ہیضے کی موت مرا اور دم واپسیں دونوں راستوں سے نجاست خارج ہورہی تھی۔

کلمہ شہادت اور قادیانی:

س:..... آنجناب سے ایک سائل نے سوال کیا تھا کہ کسی غیر مسلم کو مسلم بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا تھا کہ:

"غیر مسلم کو کلمہ شہادت پڑھا دیجئے

مسلمان ہوجائے گا۔"

اگر مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمہ شہادت پڑھ لینا کافی ہے تو پھر قادیانیوں کو باوجود کلمہ شہادت پڑھنے کے غیر مسلم کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟ ازراہ کرم اپنے جواب پر نظر ثانی فرمائیں۔ آپ نے تو اس جواب سے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے۔ قادیانی اس جواب کو اپنی مسلمانی کے لئے بطور سند پیش کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں گے اور آپ کو بھی خدا کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔

ج:..... مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھنے کے ساتھ ساتھ خلاف اسلام مذاہب سے بیزار ہونا اور ان کو چھوڑنے کا عزم کرنا بھی شرط ہے۔ یہ شرط میں نے اس لئے نہیں لکھی تھی کہ جو شخص اسلام لانے کے لئے آئے گا' ظاہر ہے کہ وہ اپنے سابقہ عقائد کو چھوڑنے کا عزم لے کر ہی آئے گا۔ باقی قادیانی حضرات اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ ان کے نزدیک کلمہ شہادت پڑھنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ مرزا صاحب کی پیروی کرنے اور ان کی بیعت کرنے میں شامل ہونے سے "مسلمان" ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ خدا نے انہیں یہ الہام کیا ہے کہ:

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا' وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"

(تذکرہ طبع جدید ص۳۳۶)

نیز مرزا قادیانی اپنا یہ الہام بھی سناتا ہے کہ:

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (مرزا کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم)

مرزا صاحب کے بڑے صاحبزادے مرزا محمود صاحب لکھتے ہیں:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت ص۳۵)

مرزا صاحب کے منجھلے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا' یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا' یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا' وہ نہ صرف کافر' بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

قادیانیوں سے کہئے کہ ذرا اس آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ کر بات کیا کریں۔

مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھنے پر سزا کا گمراہ کن پروپیگنڈا:

س:..... میرے ساتھ ایک عیسائی لڑکی پڑھتی ہے۔ وہ اسلام میں دلچسپی رکھتی ہے۔ میں اسے اسلام کے متعلق بتاتی ہوں لیکن جب میں نے اسے اسلام قبول کرنے کو کہا تو وہ کہنے لگی کہ تمہارے یہاں تو کلمہ پڑھنے پر سخت سزا دی جاتی ہے' اخبار میں بھی آیا تھا۔ برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں اسے کیا جواب دوں؟

ج:..... اسے یہ جواب دیجئے کہ اسلام قبول کرکے کلمہ پڑھنے سے منع نہیں کرتے' نہ اس پر سزا دی جاتی ہے' البتہ وہ غیر مسلم جو منافقانہ طور پر اسلام کا کلمہ پڑھ کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں' ان کو سزا دی جاتی ہے۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

جلد:۲۲ شمارہ:۱۱ ۸تا۱۴/جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ مطابق ۸تا۱۴/اگست ۲۰۰۳ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

اداریہ 4
خوف خدا 6
(سیدہ امۃ اللہ تسنیم)
اسلام اور انسانی حقوق 9
(مفتی احتشام الحق آسیا آبادی)
حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا 13
(مولانا محمد عبداللہ)
"رات کو سوتے وقت کے عملیات" کی حقیقت 15
(مولانا محمد ساجد قاسمی)
حضرت مجدد الف ثانیؒ کے تجدیدی کارنامے 17
(محمد ارشد فیضی دربھنگوی)
عالمی خبروں پر ایک نظر 22

سرپرست اعلیٰ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

سرپرست

حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم

سرکولیشن منیجر: محمد انور راشد
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد قریشی، محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت، ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیت کی تبلیغ کے لئے کروڑوں ڈالر کہاں سے آئے؟

قادیانی جماعت کا سالانہ جلسہ گزشتہ دنوں ان کے مرکز واقع برطانیہ میں منعقد ہوا جہاں انہوں نے حسب معمول لن ترانیاں کیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق متعدد بلند بانگ دعوؤں کے ضمن میں انہوں نے اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کے لئے کروڑوں ڈالر مختص کرنے کا اعلان بھی کیا۔ اس سلسلے میں اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی' اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

"لندن سالانہ اجلاس: قادیانیت کی عالمی تبلیغ کے لئے ۷ کروڑ ڈالر مختص' پاکستان میں تبلیغ کے لئے سوا کروڑ ڈالر کی رقم رکھی گئی ہے

لندن (خبر نگار خصوصی) قادیانی قیادت نے پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے ایک کروڑ ۲۵ لاکھ امریکی ڈالر کی رقم مختص کی ہے جبکہ عالمی تبلیغ کے لئے مجموعی طور پر ۷ کروڑ امریکی ڈالر سے قادیانیت فنڈ قائم کیا ہے' پاکستان کے لئے مختص کردہ رقم کا بیشتر حصہ سندھ اور پنجاب کے دیہی علاقوں میں قادیانیت کی تبلیغ اور فلاحی کاموں کے ذریعے مسلمانوں کو قادیانی بنانے میں صرف کیا جائے گا۔ مالی مدد فلاحی کام اور تبلیغی واشاعتی اداروں کا قیام اہداف مقرر کیے گئے ہیں۔ انتہائی باخبر ذرائع کے مطابق قادیانی جماعت کی مرکزی مجلس نے قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد کی سربراہی میں لندن میں ہونے والے سالانہ اجلاس میں عالمی قادیانیت فنڈ قائم کر دیا ہے۔ مذکورہ فنڈ کے تحت جمع ہونے والی رقم دنیا بھر بالخصوص اسلامی ممالک میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے خرچ کی جائے گی۔ ذرائع کے مطابق لندن میں جاری تین روزہ سالانہ جلسہ کے دوران منعقدہ مرکزی مجلس کے اجلاس میں دنیا بھر سے آئے ہوئے قادیانی جماعت کے سربراہوں اور اہم افراد نے اپنے اپنے ممالک کی رپورٹ پیش کی اور مختلف اقدامات پر غور کیا۔ ذرائع کے مطابق قادیانی قیادت نے دنیا بھر میں قادیانیوں کے مذہب کی تبلیغ اور زیادہ سے زیادہ افراد کو قادیانی بنانے کے لئے ۷ کروڑ امریکی ڈالر سے عالمی قادیانیت فنڈ کے قیام کی منظوری بھی دی جبکہ اس سلسلے میں مختلف ممالک میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے رقوم بھی مختص کی گئی ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ قادیانی قیادت پاکستان' بھارت' ملائیشیا' انڈونیشیا اور مصر کو پہلے ہی تبلیغ کے لئے موزوں ممالک قرار دے چکی ہے جبکہ اس سلسلے میں پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے ابتدائی طور پر ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ڈالر کی رقم رکھی گئی ہے جبکہ بھارت اور دیگر ممالک کے لئے بھی رقوم مختص کی گئی ہیں۔ ذرائع کے مطابق بھارت کے لئے ۲ کروڑ جبکہ یورپی ممالک کے لئے ۷ کروڑ ڈالر رکھے گئے ہیں۔" (روزنامہ "امت" کراچی ۲۸/ جولائی ۲۰۰۳ء)

اس سے پہلے جماعت کے بعض ذمہ داران یہ انکشاف کر چکے ہیں کہ قادیانیوں نے دراصل بیس کروڑ ڈالر کا بجٹ مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں کے فروغ کے لئے منظور کیا ہے۔ یہ فنڈ کیسے قائم ہو گیا؟ اور اس کے لئے اتنی بڑی رقم کہاں سے آئی؟ اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ قادیانیوں کو یہ رقم اس کے ان آقاؤں نے فراہم کی ہے جو اس سے وقتاً فوقتاً اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے بطور آلہ کار استعمال کرتے رہتے ہیں۔ یہ وہی ممالک ہیں جنہوں نے اس فتنے کی بنیاد رکھی اور اب مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنی کرنسی ہی میں انہیں امداد فراہم کر رہے ہیں۔

اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء نے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں کو کافر بنانے کے لئے اتنی بڑی رقم کا منظور کیا جانا انتہائی قابل تشویش ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ قادیانی جماعت کو ملنے والے اس فنڈ کو اسلام کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن قادیانی بیس ملین ڈالر خرچ کر کے بھی کسی مسلمان کو قادیانی نہیں بنا سکتے۔ مسلمانوں کا ایمان ڈالروں سے نہیں خریدا جا سکتا۔ انہوں نے دنیا بھر کی مسلم تنظیمیں پر زور دیا کہ وہ فتنہ قادیانیت کی تردید کے لئے کھل کر سامنے آئیں۔ انہوں نے مسلم امہ سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی ان خلاف اسلام سرگرمیوں کے خاتمے کے لئے فنڈ

مختص کرے۔ انہوں نے قادیانیت کو ایک آزمائش قرار دیتے ہوئے نئی نسل پر زور دیا کہ وہ اس آزمائش کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور اپنے آپ کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت تیار رکھے۔ انہوں نے کہا کہ یورپی ممالک میں قادیانی 'مسلم ممالک میں اپنے خلاف ناانصافیوں کا جھوٹا پروپیگنڈا کر کے ان یورپی حکومتوں کو مسلم ممالک سے بدظن کرتے ہیں۔ امریکا اور دیگر مغربی ممالک کی مذہبی ناانصافیوں پر مبنی رپورٹیں اس کا بین ثبوت ہیں۔ جب قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نیا نبی مان کر خود کو امت مسلمہ سے جدا کر لیا تو وہ اب کس منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں؟ انہوں نے مسلم امہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ یورپ کے مختلف ممالک میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کے لئے اسلامک سینٹر قائم کرے۔ انہوں نے دینی مدارس اور مسلم تنظیموں کے خلاف منفی رپورٹوں کو قادیانی پروپیگنڈے کا شاخسانہ قرار دیا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ قادیانی مذہب ہر قسم کی دہشت گردی کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ دنیا میں دہشت گردی کے واقعات کے ڈانڈے قادیانی جماعت سے جا ملتے ہیں۔ خود کو بچانے کے لئے قادیانیوں نے مسلمانوں پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات عائد کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ امریکی اور یورپی حکومتیں قادیانی جماعت کو عالمی دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کریں اور اس کے تمام اثاث جات اور بینک اکاؤنٹ منجمد کریں۔

ہم جماعتی زعماء کے ان مطالبات کی پرزور تائید کرتے ہیں کیونکہ یہ ہر اس مخلص انسان کا مطالبہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہے اور اسلام کی حقانیت کا قائل ہے۔ ہم مغربی ممالک کی حکومتوں پر یہ واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ایک صدی کے تجربات نے قادیانیوں کو آستین کا سانپ ثابت کر دیا ہے' اس لئے ان کی پرورش اور ان کے زہر کو مسلمانوں اور مسلم ممالک کے خلاف استعمال کرنے کی روش ترک کی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ سانپ اپنے آقا ہی کو ڈس لے۔

حالیہ بارشیں......قوم توبہ واستغفار کا اہتمام کرے

مون سون کی حالیہ بارشوں نے پاکستان پر جو اثرات چھوڑے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ان بارشوں کے جو بھی نتائج برآمد ہوئے وہ سراسر ہمارے اپنے اعمال کے اثرات ہیں۔ متعدد انسانی جانوں' مویشیوں' گھربار' کاروبار' دکانوں' شہروں' قصبوں اور دیہات میں ہم نے اپنے اعمال بد کے اثرات ملاحظہ کرنے کے باوجود اپنی غلطیوں کا ادراک نہیں کیا۔ ہمارے ملک میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا کھلے بندوں مذاق اڑایا جاتا ہے۔ یہاں دیندار مسلمانوں کو دہشت گرد اور کافروں کو امن پسند گردانا جاتا ہے۔ یہاں اسلام اور مسلمان سب سے مظلوم ہیں۔ یہاں صاحبان اقتدار اپنے آپ کو فرعون ونمرود سے کمتر نہیں سمجھتے۔ یہاں کے عوام شداد اور ہامان کی روش اختیار کر چکے ہیں۔ یہاں قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر فائز کر کے ملک کی باگ ڈور ان کے ناپاک ہاتھوں میں دیدی جاتی ہے۔ ایسی صورتحال میں ہم کسی بھلائی کی توقع بھلا کیسے کر سکتے ہیں؟ حالیہ بارشیں ہمارے لئے ایک وارننگ ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ قوم اپنے آپ کو سدھار لے اور اپنی غلطیوں پر توبہ واستغفار کرے۔ صاحبان اقتدار اپنی روش کی اصلاح کر لیں۔ ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے اور غیر اسلامی قوانین ختم کئے جائیں۔ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو لگام دی جائے اور انہیں کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے۔ اگر قوم آج بھی ایسا کر لیتی ہے تو وہ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی جنہوں نے گزشتہ سالوں سے ملک کو کسی نہ کسی بہانے سے نشانہ بنائے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو سمجھ عطا فرمائے۔

نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم کا دورۂ کراچی

قطب الارشاد حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ مجاز اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت اقدس سید انور حسین نفیس رقم المعروف بہ سید نفیس شاہ الحسینی زید مجدہم پانچ روزہ دورے پر گزشتہ دنوں کراچی تشریف لائے۔ دوران قیام کراچی کے علمائے کرام اور مشائخ عظام کی ایک بڑی تعداد نے حضرت کی زیارت کی اور آپ کے انوار وبرکات سے استفادہ کیا۔ متعدد حضرات' حضرت کے واسطے سے حضرت رائے پوری کے سلسلے میں داخل ہوئے۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ کی تشریف بری کے چند ہی روز بعد حضرت نائب امیر مرکزیہ کی کراچی تشریف آوری کے انشاء اللہ اہلیان کراچی پر بہت اچھے اثرات مرتب ہونے کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ اکابر کے سائے کو ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

خوف خدا

سیدہ لمۃ اللہ تسنیم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"اللہ سے ڈرو' شاید کہ تم فلاح پاؤ۔"

اس چھوٹی سی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسی جامع بات فرمادی کہ اگر اس کی تشریح کی جائے' یعنی اسے کھول کر بیان کیا جائے تو صفحے کے صفحے بھر جائیں' یہاں غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہیں فرمایا' اگر یہ فرماتا کہ اللہ سے محبت کرو' شاید کہ تم فلاح پاؤ تو یہ انسان کے بس کی بات نہیں' کیونکہ محبت منجانب اللہ ہے' محبت معمولی چیز نہیں' بہت اونچی چیز ہے' اس کا معیار بہت بلند ہے' یہ ہر ایک کو نہیں ہوتی' ہاں ڈر فطرت انسانی ہے' ہر شخص کے دل میں ڈر رہتا ہے' خواہ کسی کا ہو' آپ لوگ اپنے اپنے دلوں کو ٹٹولیں تو اس میں کسی نہ کسی کا ڈر ضرور ملے گا' اب اگر یہی ڈر اللہ کی طرف منتقل ہو جائے تو دنیا اور آخرت کی کامیابی یقینی اور بدیہی ہے' دنیا کی کامیابی تو یہ ہے کہ اگر اللہ جل شانہ کا ڈر پیدا ہو گیا تو دنیا کا ڈر اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب دنیا کا ڈر نکل گیا تو اب اس کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہیں' وہ بہت ہی اطمینان والی زندگی گزارے گا اور بہت ہی سکون اس کو حاصل ہو جائے گا اور یہ فکر و مصائب کی دنیا اس کے لئے جنت کا نمونہ بن جائے گی' پھر یہ ڈر اس کو ان تمام برائیوں سے بھی بچائے گا جو آخرت کی ہلاکت کا سبب اور دوزخ میں پہنچانے کا ذریعہ ہیں' بس جب تمام برائیوں سے بچ گیا تو آخرت کی کامیابی میں شک نہیں۔

اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان اور شفیق ہیں' وہ نہیں چاہتے کہ ہمارے بندے ہلاک اور برباد ہوں' چنانچہ اس کی خاطر اس نے کتنے رسول بھیجے کہ وہ اس کے بندوں کو عذاب سے ڈرائیں' دوزخ کا خوف دلائیں اور جنت کا شوق اور رغبت پیدا کریں اور اس لئے اس نے اپنے رسولوں پر کلام پاک اور صحیفے اتارے' پھر اس کلام پاک میں جگہ جگہ مختلف طریقوں سے مختلف پیرائے میں اپنے بندوں کو اچھی باتوں سے آگاہ فرمایا ہے اور بری باتوں سے ڈرایا ہے۔

کہیں ارشاد ہوا ہے:

"واتقوا اللہ لعلکم تفلحون."

ترجمہ: اللہ سے ڈرو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔"

کہیں فرماتے ہیں:

"وایای فارھبون"

ترجمہ: "اور مجھ سے ڈرتے رہو۔"

کہیں ارشاد فرماتا ہے:

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا بھونچال بڑی سخت چیز ہے۔"

ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے:

"اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے' یعنی اس کو صرف رحیم ہی نہ سمجھو' جہاں وہ انتہائی رحیم ہے' وہاں وہ زبردست قہار بھی ہے' گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور گناہوں کی سخت پکڑ بھی کرتا ہے' اگر اس کو رحیم سمجھ کر بھروسہ کرو تو قہار سمجھ کر ڈرو بھی۔"

ایک جگہ خوشخبری دیتے ہوئے فرماتا ہے:

"جو اپنے رب سے ڈرا' اس کے لئے جنتیں ہیں۔"

دوسری جگہ فرماتا ہے:

"بے شک نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے' مسہریوں پر بیٹھے ہوں گے' جنت کے عجائبات دیکھتے ہوں گے' اے مخاطب! تو ان کے چہروں پر

سرسبزی و شادابی محسوس کرے گا اور ان کے پینے کے لئے شراب سربمہر ہوگی' حرص کرنے والوں کو اس میں حرص کرنا چاہئے' اس شراب کی آمیزش تسنیم کے پانی سے ہوگی اور وہ تسنیم جنت کا ایک چشمہ ہے' جس سے مقرب لوگ ہی پانی پیتے ہیں۔"

ان آیات میں محبت کا اظہار اور چمکار کا پہلو ہے جیسے ماں باپ اپنی اولاد کو پہلے ڈراتے' دھمکاتے ہیں' جب دیکھتے ہیں کہ اس سے کام نہیں چلتا' تو پھر پیار اور چمکار سے اس کو سمجھاتے ہیں اور اکثر یہ حربہ کارگر ہوتا ہے لیکن جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے' ان پر کوئی حربہ بھی کارگر نہیں ہوتا اور یہ بے خوفی کا بین ثبوت ہے' یہی بے خوفی اور بیباکی دنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے اور اسی بے خوفی نے کتنوں میں فرعونیت پیدا کی اور کتنوں کو جہنم کی سزا کا مستحق بنادیا۔

ڈر کا ایک خاص اور اہم ترین فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ تعلق جوڑنے اور محبت بڑھانے کا پہلا زینہ ہے' وجہ یہ ہے کہ جب اللہ سے ڈرا جائے گا تو لازماً ہر گناہ کرتے وقت خوف کا غلبہ ہوگا اور اللہ کا دھیان آئے گا' پھر یہی دھیان اس سے تعلق پیدا کردے گا اور تعلق بڑھتے بڑھتے انس کی صورت اختیار کرلے گا' پھر انس بڑھتے بڑھتے محبت میں تبدیل ہوجائے گا اور جب محبت ہوگی تو پھر "نور علیٰ نور" اب تو یقیناً آخرت کی کامیابی میں شک نہیں' اس لئے کہ پہلے تو اللہ کے ڈر سے کام ہوتا تھا' محبت جو ہوگی تو اس کی رضا و خوشی کی فکر ہوگئی اور یہ فکر ہر وقت رہنے لگی کہ کون سا کام کروں' جس سے وہ خوش اور راضی ہو؟

اگرچہ بہت سے کام آدمی ڈر سے ٹھیک ٹھیک انجام دیتا ہے' لیکن پھر بھی ڈر اور محبت میں بڑا فرق ہے' ڈر سے آدمی جبراً کام کرتا ہے کہ اگر نہ کریں گے تو نہ جانے کیا حشر ہوگا؟ اور کیسی مصیبت نازل ہوگی' مگر اتنے ڈر کے باوجود بھی بھول چوک ہوجاتی ہے اور قصداً بھی لوگ خطا کرجاتے ہیں' لیکن محبت میں بھول چوک کہاں؟ وہ تو محبوب کی خوشی پر آمادہ کرتی ہے' نئی نئی ترکیبیں سجھاتی ہیں اور محبّ ہر آن محبوب کی خوشی چاہنے میں کوشاں رہتا ہے' اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ جو خوشی محبت کے کام سے ہوتی ہے وہ جبراً کام سے نہیں ہوتی۔ اس لئے میں اوپر عرض کرآئی ہوں کہ محبت کا درجہ ڈر سے بہت بلند ہے' وہ ہر ایک کو نہیں ہوتی' اگر قسمت سے یہ چیز کسی کو حاصل ہوگئی تو ڈر تو صرف اس کو نجات دینے والا ہے اور دوزخ سے بچانے والا ہے' لیکن محبت تو اس کو نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچادے گی؟ اور بہت اعلیٰ و ارفع مقام اس کو حاصل ہوجائے گا' آپ بھی غور کیجئے گا کہ اگر آپ سے کوئی محبت کرے گا تو لازماً آپ کو بھی اس سے محبت ہوجائے گی اور اس کی خوشی آپ کے مدنظر ہوگی' اس کی خوشی کے لئے آپ اس کی انتہائی خاطر مدارات کریں گے' پھر جتنی محبت بڑھتی جائے گی اتنی ہی خاطر و مدارت میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا' پھر جو اللہ رب العالمین سے محبت کرے گا تو اس محبت کا انعام اس کو کیا ملے گا؟ اس کے لئے بڑی تفصیل کی ضرورت ہے' آخرت میں دیکھنے والے دیکھیں گے اور پانے والے پائیں گے' یہاں صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ وہ انعام ان کو ملے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا' نہ کسی کان نے سنا' نہ کسی کے دل میں اس کا تصور آسکتا ہے' پھر آخرت تو بعد کی بات ہے' ان کو تو دنیا ہی میں اللہ سے قرب حاصل ہوجاتا ہے اور وہ اللہ کے مقرب بندے بن جاتے ہیں اور ایسے مقرب کہ اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمائے اور جو وہ زبان سے کہہ دیں تو اللہ اس کو پورا فرمائے۔

ظاہر ہے کہ جب دنیاوی بادشاہوں کے مصاحب کو عروج حاصل ہوجاتا ہے' تو پھر بادشاہوں کے بادشاہ اور شہنشاہ دو عالم کے مقرب بندوں کے عروج و کمال اور اعلیٰ مراتب کا کیا پوچھنا؟ ان کو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی عزت اور ایسی قدر و منزلت عطا ہوتی ہے کہ مصاحب تو مصاحب؟ بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں۔

خیر قصہ مختصر! اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہیں فرمایا' اس لئے کہ وہ ہر ایک کو نہیں ہوتی' ہاں دھیان کرتے کرتے اور حسن ظن رکھتے رکھتے پیدا ہوجاتی ہے' لیکن انہیں کو جو اس کی فکر میں رہتے ہیں' مگر ڈر تو انسان کی رگ رگ میں سمایا ہے' اس کو کہیں مول لینے جانا نہیں ہے' ہاں بس اتنی بات ہے کہ کوئی بندوں سے ڈرتا ہے اور کوئی معبود سے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہی فرمایا ہے کہ اللہ سے ڈرو یعنی تمام ڈر نکال کر صرف اللہ سے ڈرو' جب ہی تم کو دنیا و آخرت کی برائیوں اور مصیبتوں سے نجات حاصل ہوسکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا خوف اور ڈر ہر مسلمان کے لئے بہت ضروری اور اہم چیز ہے' مگر افسوس ہے کہ اب ہم کو صرف ایک سبق یاد رہ گیا ہے کہ اللہ رحیم ہے' وہ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے' دوسرا سبق بھول گئے یا اس کی اہمیت نہیں رہی کہ اللہ زبردست قہار بھی ہے' جہاں گناہوں کو درگزر کرنے والا ہے'

وہاں گناہوں کی سخت پکڑ بھی کرنے والا ہے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو دونوں پہلوؤں سے ہم کو خبردار کر دیا کہ میرے بندے دھوکے میں نہ رہیں لیکن ہماری نگاہ صرف اسی پہلو پر ہے کہ اللہ رحیم ہے' بس اسی خیال اور اسی بھروسہ نے ہمارے دلوں سے اللہ کا ڈر نکال دیا' جسارت اور دلیری پیدا کر دی' اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی اطاعت میں کمی ہوگئی' اس کے احکامات ٹھکرائے جانے لگے' اس کے احکامات کی خلاف ورزی ہونے لگی' اس کی یاد سے دل فراموش ہوگئے' اگر آج ہماری اور آپ کی نگاہ دونوں پہلوؤں پر ہو جائے تو یقیناً ہمارے اور آپ کے دل میں ویسا ہی ڈر پیدا ہو جائے جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہئے اور پھر جب ڈر پیدا ہو جائے تو ناممکن ہے کہ ہم اس کے خلاف مرضی کوئی کام کریں اور اگر غلطی سے کوئی برا کام ہو بھی جائے تو فوراً نادم ہو کر توبہ اور استغفار کر کے اپنے اللہ کو راضی کر لیں لیکن جب ڈر ہی نہیں تو پھر فکر ہی کس بات کی؟ کہا جاتا ہے کہ بھلا کوئی مسلمان ایسا بھی ہے جو اللہ سے نہ ڈرے؟ اور میں کہتی ہوں کہ سوائے خاص خاص مسلمانوں کے کوئی بھی مسلمان بھی جیسا اللہ سے ڈرنا چاہئے ویسا نہیں ڈرتا۔

بھلا اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا بیٹھے بیٹھے نمازیں کھو سکتا ہے؟ روزے قضا کر سکتا ہے؟ جھوٹ بول سکتا ہے؟ جھوٹی قسم کھا سکتا ہے؟ گالی گلوچ' مار پیٹ کر سکتا ہے؟ اللہ سے ڈرنے والا ماں باپ کی نافرمانی کر سکتا ہے؟ بہن بھائی کے حقوق پامال کر سکتا ہے؟ اپنے مسلمان بھائی بہن کا گلا دبا سکتا ہے؟ اللہ سے ڈرنے والی عورت شوہر کی نافرمانی کر سکتی ہے؟ اللہ سے ڈرنے والا مرد بیوی کے حقوق پر پانی پھیر سکتا ہے؟ اللہ سے ڈرنے والا غیبت کر سکتا ہے؟ بہتان باندھ سکتا ہے؟ چغلی کھا سکتا ہے؟' چوری کر سکتا ہے؟ جوا کھیل سکتا ہے' شراب پی سکتا ہے؟

الغرض بتایئے اور انصاف سے بتایئے ٹھنڈے دل سے غور کر کے بتایئے کہ کتنے مسلمان ان عیبوں سے بری ہیں؟ اور ان میں سے کتنے گناہ ایسے ہیں جن سے ہم اور آپ بری ہیں؟ پھر دعویٰ ہے کہ ہم خدا سے ڈرتے ہیں' یہ کیسا دعویٰ ہے کہ دن رات دلیری اور جسارت سے بے کھٹکے گناہ کئے جائیں اور زبان سے کہے جائیں کہ ہم ڈرتے ہیں' یہ تو ڈر نہیں ہے' ڈر تو یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو جہاں تک ہو سکے گناہ سے بچائیں اور اگر غلطی سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو لرز جائیں اور جب تک اس خطا کی معافی نہ مانگ لیں اور اس کے بدلے میں کوئی نیکی نہ کر لیں' چین سے نہ بیٹھیں' مگر ایسا کہاں ہوتا ہے؟ مثال کے طور پر ایک غیبت ہی کو لے لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی کیسی ممانعت فرمائی ہے اور کس گھناؤنی چیز سے اس کو تشبیہ دی ہے:

''ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو' کیا تم کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند ہے؟ اس کو تو تم مکروہ سمجھتے ہو۔ اللہ سے ڈرو' اللہ توبہ قبول کرنے والا رحمت والا ہے۔''

کیا تم نے اس آیت شریفہ کو سن کر غیبت چھوڑ دی' توبہ کیجئے' ہماری کوئی مجلس ایسی نہیں ہے کہ جس میں غیبت نہ ہوتی ہو۔ جہاں دو عورتیں اکٹھی ہوئیں غیبت شروع ہوگئی' پھر مزہ یہ کہ اس مزے کے ساتھ مزہ لے کر غیبت کرتے ہیں گویا بڑی نیکی کا کام کر رہے ہیں اور لطف یہ کہ خوب سمجھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو دیکھ رہا ہے' ہماری ایک ایک بات کی اس کو خبر ہو رہی ہے اور یہ بھی معلوم اور خوب معلوم ہے کہ اس کے مقرر کئے ہوئے دو نگہبان یعنی کراماً کاتبین دونوں کاندھوں پر بیٹھے ہوئے ایک ایک بات لکھ رہے ہیں مگر پھر بھی کچھ خیال نہیں' اور جب خیال نہیں تو ڈر کون کہہ سکتا ہے؟

بڑی حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ اولاد ماں باپ سے ڈرے' بیوی شوہر سے ڈرے' شوہر بیوی سے ڈرے' بھائی بہن سے ڈرے' بہن بھائی سے ڈرے' دوست دوست سے ڈرے' ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی سے ڈرے' نوکر آقا سے ڈرے' آقا نوکر سے ڈرے' رعایا حاکم سے ڈرے اور حاکم رعایا سے ڈرے اور اللہ کے بندے اللہ سے نہ ڈریں؟؟؟

کتنی تعجب خیز بات ہے کہ جن کی ناراضگی سے دنیا کا تھوڑا سا نقصان ہے' ان کے نام سے تو چھپے چھپے اور بھاگے بھاگے پھرتے ہیں' رات دن ان کی خوشامد میں لگے رہتے ہیں' ان کی جوتیاں سیدھی کرتے ہیں اور جس کی ایک توجہ سے فقیر بادشاہ ہو جائے' مفلس مال دار ہو جائے' غریب امیر ہو جائے' امیر کی امارت میں چار چاند لگ جائیں' بیمار شفا پائے' بے مرادوں کی مراد بر آئے اور جس کی ایک نگاہ قہر سے صرف ایک اشارے پر دنیا تہہ و بالا ہو جائے' جس کے ایک ''کن'' پر نظام عالم درہم برہم ہو جائے' ملک کا قلع قمع ہو جائے' بستیاں الٹ پلٹ جائیں' شہر برباد اور ویران ہو جائیں' بھرے گھر اجڑ جائیں' دریا خشک ہو جائیں' زمین سمندر بن جائے' اس زبردست قدرت والے حاکم کے محکوم ہو کر ایسی بے خوفی اور بے باکی!!

☆☆..........☆☆

اسلام اور انسانی حقوق

مفتی احتشام الحق آسیا آبادی

دنیا بار بار امن وامان' سکون وسلامتی اور حقوق انسانی کا نام لینے کے باوجود ظلم وزیادتی اور بدامنی میں جس بری طرح پھنسی ہوئی ہے' وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے' آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں قتل وخونریزی سے انسانیت جس طرح کانپ اٹھی ہے' اس سے کوئی باخبر انسان انکار نہیں کرسکتا' کاش کہ ارباب اقتدار اس کے اصل سبب کا کھوج لگاتے اور اسلام کے نظام امن وسلامتی کا بغور مطالعہ کرتے تو نظام امن وسلامتی کے صحیح خدوخال ان کے سامنے آجاتے اور حقوق انسانی کا گھمبیر مسئلہ حل ہوکر دنیا کی بہت ساری گتھیاں سلجھ جاتیں اور آج دنیا واویلا کرنے کے بجائے' سکون کی زندگی گزارنے میں کامیاب ہوجاتی۔

یہ تو سب جانتے ہیں کہ جس وقت اسلام ایک آئین' ایک مکمل ضابطہ حیات کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا گیا' اس وقت پوری دنیا بربادی کی انتہائی سرحدوں کو عبور کرچکی تھی' یہاں انسان اپنی انسانیت کھوچکا تھا اور امن وامان اور ایک دوسرے کے حقوق دینے دلانے کا نام بھی حرف غلط کی طرح مٹ چکا تھا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نازک ترین موقع پر انسانوں کی جس طرح رہنمائی کی اور انسانیت کے تن مردہ میں جس خوبی کے ساتھ جان ڈال دی' وہ اپنی مثال آپ ہے' آپ نے امن وامان اور حقوق انسانی کی بحالی کے لئے جزوی اصلاحات پر اکتفا نہ کیا بلکہ حقوق انسانی کا عالمی منشور روشناس کرایا' جس کی ایک جامع ترین شکل حجۃ الوداع کے خطبہ کی صورت میں آج تک دنیا کے سامنے ہے۔

حقوق انسانی کی پامالی کہیں یا امن وامان کی بدحالی' اگر آپ تاریخ عالم کو سامنے رکھ کر غور کریں گے تو اس کا بنیادی سبب یہی نظر آئے گا کہ لوگ دوسروں کو وہ حق دینے کے لئے تیار نہیں' جس کا وہ ان سے مطالبہ کرتے ہیں' اس کو انسان کی تنگ نظری کا نام بھی دیا جاسکتا ہے' جو کبھی مذہبی رنگ لے کر دوسروں کا حق چھین لیتی ہے' تو کہیں یہ رنگ ونسل کا روپ دھار لیتی ہے' کبھی یہ طاقتور اور کمزور کا مسئلہ بن کر معرکہ آرائی کے لئے میدان کارزار گرم کرتی ہے' اور کبھی یہ وطن اور ملکی حدود کے تعصب میں مبتلا کرکے انسانیت کا خون چوس لیتی ہے۔

حقوق انسانی کی تاریخ اور ارتقاء:

انسانی حقوق کی واقعی تاریخ تو اتنی ہی پرانی ہے' جتنی خود بنی نوع انسان کی اپنی تاریخ ہے۔ اہل مغرب یوں تو پوری بنی نوع انسان کے "بنیادی انسانی حقوق" کے دعویدار ہیں' لیکن حقیقت حال اس کے بالکل برعکس ہے' مغربی دنیا میں انسانی حقوق کے حوالے سے چند قوانین متعارف کرائے گئے ہیں' جن میں اقوام متحدہ کے "منشور انسانی حقوق" اور امریکہ کی "دس ترمیمات" وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مگر یہ سب کے سب تصوراتی اور علاقائی ونسلی نوعیت کے قوانین ہیں' جو ان کے اپنے مخصوص علاقائی' معاشرتی اور سیاسی حالات کی پیداوار ہیں۔

مغربی دنیا کا انسانی حقوق کے سلسلے میں تاریخی سفر تیرھویں صدی کے اوائل سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ "میگنا کارٹا" کی دستاویز مورخہ ۱۵/ جون ۱۲۱۵ء کو جاری کی گئی' اس سے قبل مغربی دنیا انسانی حقوق کے تصور سے یکسر خالی نظر آتی ہے۔ اقوام متحدہ کا "انسانی حقوق چارٹر" دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کا چربہ ہے' نیز ان تمام مغربی چارٹرز کے پیچھے کوئی قوت نافذہ بھی نہیں ہے۔

اس کے برعکس اسلامی دنیا کافی عرصہ پہلے سے انسانی حقوق کے تصور سے نہ صرف آگاہ تھی' بلکہ اس کے پاس اس کا واضح منشور' اس کے لئے عملی قوت نافذہ' خوف خدا کی بنیادوں پر قائم واستوار تھا' چنانچہ انسانیت کے عظیم محسن' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے دوران یہ منشور پیش کرکے اسے عملاً نافذ بھی فرمایا۔ خطبہ حجۃ الوداع ۹/ ذی الحجہ ۱۰ھ

بروز جمعہ مطابق ۶/ مارچ ۶۳۲ء کو انسانی حقوق کا اسلامی منشور جاری کیا گیا' یہ ساتویں صدی عیسوی کے ابتدا کی بات ہے۔ انسانی حقوق پر مشتمل تاریخ ساز دفعات جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کی ہمہ گیر دستاویز انسانی حقوق میں انسانیت کے احترام اور حقوق کے تحفظ و نفاذ کے سلسلہ میں جاری فرمائیں' وہ مغربی دنیا کے انسانی حقوق چارٹر کے آغاز و ارتقاء تک تمام انسانی حقوق کے منشور اور دستاویز پر فوقیت رکھتی ہے۔

اس مثالی اور تاریخ ساز خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کے نام "منشور انسانی حقوق" کے محض رسمی فرمان اور اجراء پر اکتفا نہیں فرمایا' بلکہ اس کے تحفظ اور عملی نفاذ کے لئے موثر و مربوط عملی اقدامات فرما کر اپنی حیات طیبہ میں اپنے قائم کردہ مدنی معاشرے میں اسے نافذ العمل فرمادیا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کو اس لحاظ سے بھی فوقیت حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ منشور انسانیت دائمی اور عالمگیر حیثیت کا حامل ہے' پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم محض عربوں کے پیغمبر نہ تھے بلکہ وہ پیغمبر عالم بن کر دنیا کی ہدایت اور انسانیت کی رہنمائی کے لئے عالمگیر دین اسلام اور ابدی تعلیمات لے کر دنیا میں تشریف لائے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو حقوق و فرائض کا جو مثالی اور ہمہ گیر منشور عطا فرمایا ہے' وہ عالمگیر اور پوری دنیائے انسانیت کے لئے ہے' وہ مغرب کے نظریہ حقوق کی طرح محض تصورات اور قیاس و افکار پر مرتبہ دستور نہیں بلکہ خالق انسانیت کا انسانیت کی فلاح و صلاح کے لئے ضامن منشور انسانیت ہے' وہ نہ مغرب کے تصور حقوق کی طرح علاقائیت' وطنیت' قومیت اور مخصوص اقوام کے تحفظ کا دستور ہے' نہ اس میں محض ایک مخصوص رنگ و نسل کی قوم کو حقوق عطا کر کے ان کے مفادات کا تحفظ کیا گیا ہے۔

یہ تاریخی اور تقابلی جائزہ' اس تاریخی اور ناقابل تردید حقیقت کا اظہار ہے کہ انسانیت کے محسن اعظم سید العرب والعجم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منشور انسانیت "خطبہ حجۃ الوداع" عالمگیر ہونے کے اعتبار سے' بلکہ ہر معیار کے لحاظ سے' نام ونہاد دساتیر حقوق پر ابدی و تاریخی فوقیت و اولیت رکھتا ہے اور اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ یہ حقوق انسانی کا اولین' جامع ترین' موثر ترین' مثالی اور بے نظیر نافذ العمل منشور ہے۔

اسلام کا جامع تصور انسانی حقوق:

اسلام کے جامع تصور انسانی حقوق کا ہم ذیل کے چند بنیادی عنوانات کے حوالے سے ایک خلاصہ پیش کریں گے:

۱:.....انفرادی حقوق'
۲:.....سماجی حقوق'
۳:.....اقتصادی حقوق'
۴:.....سیاسی حقوق وغیرہ۔

انفرادی حقوق:

اسلام نے ایک صالح نظام زندگی کی تشکیل جس حسین پیرائے میں کی ہے' اس کا نقشہ کچھ یوں ہے کہ انسانی تربیت و تعلیم کے بعض معاملات کو معروف و منکر کے درجے میں رکھ کر ان کی ترغیب و ترہیب کا پہلو اختیار کیا ہے اور اسے خوف خدا اور احساس ذمہ داری کا ایک ایسا عنوان دیا ہے کہ انفرادی طور پر آزاد رہتے ہوئے فرد کوئی ایسا کام نہیں کرتا' جس سے معاشرہ اور خود اس شخص کو نقصان پہنچتا ہو' نیز قانونی طور پر شریعت اسلامی نے فرد کو اخلاقی دائرے میں رہتے ہوئے گوناگوں آزادیاں دے رکھی ہیں' جس کے نتیجے میں انسانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی سکون اور امن و آشتی کی گود میں سدا بہار رہتی ہے' ذیل میں ہم انسانی حقوق کے حوالے سے چند گزارشات پیش کرتے ہیں:

۱:.....مذہبی آزادی:

قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

"لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی." (سورۂ بقرہ:۲۵۶)

ترجمہ: "دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے' بہتری کی بات غلط باتوں سے چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔"

اسلام نے یہ پیرایہ پسند کیا ہے کہ لوگ دلیل اور حجت سے صحیح اور غلط کا ادراک کرلیں' نہ کہ جبر واکراہ سے ایمان لے آئیں' چنانچہ قرآن شریف میں ارشاد ہے:

"اگر تمہارا رب چاہتا تو روئے زمین کے تمام لوگ ایمان لے آتے' تو کیا آپ لوگوں کو مجبور کریں گے کہ ایمان لے آئیں؟" (سورۂ یونس:۹۹)

آیت صاف بتلا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو ایمان لانے کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ ان کو یہ آزادی بھی دیتے ہیں کہ وہ ایماندار بنیں یا نہ بنیں' وہ اطاعت کریں یا نافرمانی۔ یہ الگ بات ہے کہ اس آزادی سے غلط فائدہ اٹھانے والوں کو آخرت میں نقصان کا اندیشہ بلکہ یقین ہے' جس کی رہبری کی گئی

ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ دین کے معاملہ میں کسی پر اسلام قبول کرنے کے لئے کوئی زبردستی نہیں کی جاتی بلکہ دین قبول کرنے کے معاملے میں فرد کو مکمل آزادی دی گئی ہے۔ ویسے بھی جس دین کی حقانیت آفتاب کی مانند روشن ہو اس کے قبول کرنے پر کسی کو مجبور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' علاوہ ازیں کسی دین کو قبول کرنے کا تعلق جب دل اور وجدان سے ہے تو اس میں تبلیغ و ترغیب کا اسلوب تو کارآمد ہو سکتا ہے' لیکن زور زبردستی کا یہاں کوئی دخل نہیں ہوتا۔

مشہور مفسر و مورخ علامہ ابن کثیرؒ دمشقی نے اپنی تفسیر (۳۱۴/۱) میں لکھا ہے:

"بنو سالم بن عوف کے کوئی انصاری بزرگ مسلمان ہوئے تھے۔ ان کے دو لڑکے نصرانی تھے' وہ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ کیا مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں اپنے دونوں لڑکوں کو اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور کروں؟ اسی درخواست کے جواب میں آیت: "لا اکراہ فی الدین" نازل ہوئی۔"

یہاں پر ہم مذہبی رواداری یا مذہبی آزادی کے حوالہ سے ڈاکٹر گستاؤلی بان کے حوالے سے ذیل میں چند سطور کا حوالہ دینا ضروری سمجھتے ہیں' وہ لکھتے ہیں:

"بیت المقدس کی فتح کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اخلاق ہم پر ثابت کرتا ہے کہ ملک گیرانِ اسلام' اقوام مفتوحہ کے ساتھ کیا نرم سلوک کرتے ہیں اور یہ سلوک اس مدارات کے مقابل میں جو صلیبیوں نے اس شہر کے باشندوں سے کئی صدی بعد کی' نہایت حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے...... اس وقت حضرت عمرؓ نے منادی کرادی کہ میں ذمہ دار ہوں کہ باشندگان شہر کے مال اور ان کی عبادت گاہوں کی حرمت کی جائے گی اور مسلمان عیسائی گرجوں میں نماز پڑھنے کے مجاز نہ ہوں گے۔" (تمدن عرب ص:۱۳۱'۱۳۲)

جو سلوک عمرو بن العاصؓ نے مصریوں کے ساتھ کیا وہ اس سے کم نہ تھا۔ انہوں نے باشندگان مصر سے وعدہ کیا کہ پوری مذہبی آزادی' پورا انصاف بلارورعایت اور جائیداد کی ملکیت کے پورے حقوق دیئے جائیں گے' اور ان ظالمانہ اور غیر محدود مطالبات کے عوض میں جو شاہ یونان ان سے وصول کرتے تھے' صرف ایک معمولی سالانہ جزیہ لیا جائے گا' جس کی مقدار فی کس دس روپے تھے۔ (تمدن عرب ص:۱۳۲)

"عربوں نے اپنی رعایا کے ساتھ نہایت انصاف و انسانیت کا برتاؤ کیا اور ان کو پوری مذہبی آزادی دی' ان کے عہد میں کلیسا مشرقی اور مغربی دونوں کے رئیس الاساقفہ کو اس قدر آرام ملا جو انہیں اس وقت ہرگز نصیب نہیں ہوا تھا۔" (تمدن عرب ص:۱۳۹)

۲:...... انسانی عزت و وقار کے تحفظ کا حق:

اسلام نے ایک دوسرے کی عزت نفس کو مجروح کرنے کو بہت بڑا جرم قرار دیا ہے' کسی انسان کی دل آزاری کرنا' بلا کسی ثابت شدہ وجہ کے کسی سے بدگمانی کرنا یا بدگمان رہنا' کسی کی عزت پر حملہ کرنا' کسی کو برے القاب سے یاد کرنا' کسی کی برائیوں کا بلاوجہ اظہار اور ان جیسے سینکڑوں مسائل ہیں' جن میں سے بعض کو اخلاقی اور بعض کو قانونی جرم قرار دیا گیا ہے' کسی عام انسانی معاشرے میں کسی کی عزت و وقار کا قائم رکھنا بہت بڑا انسانی حق ہے' جس کی اسلام نے بھرپور ضمانت دی ہے۔ قرآن کریم کی سورۂ حجرات میں ہے:

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو' نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں' ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں' ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں' آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔"

اسلام نے یہ ہدایت کی ہے کہ ہر انسان کی اپنی جگہ پر عزت نفس اسی وقت قائم رہ سکتی ہے جب آپ دوسرے کی عزت نفس کا خیال رکھیں گے' گویا یہ انفرادی حق درحقیقت اجتماعی انسانی حقوق کا ضامن بن سکتا ہے۔ چنانچہ مسند احمد اور ابوداؤد میں حدیث ہے:

"حسن الظن من العبادة"

ترجمہ: "حسن ظن رکھنا بہترین عبادت ہے۔"

بغض' حسد اور غیبت وغیرہ سے بچنا یا بچانا وہ انفرادی حقوق ہیں' جن سے نہ صرف اپنی عزت و وقار کا تحفظ ہوتا ہے بلکہ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے بہت سارے اجتماعی حقوق کی بھی پاسداری ہوتی ہے۔

☆☆......☆☆

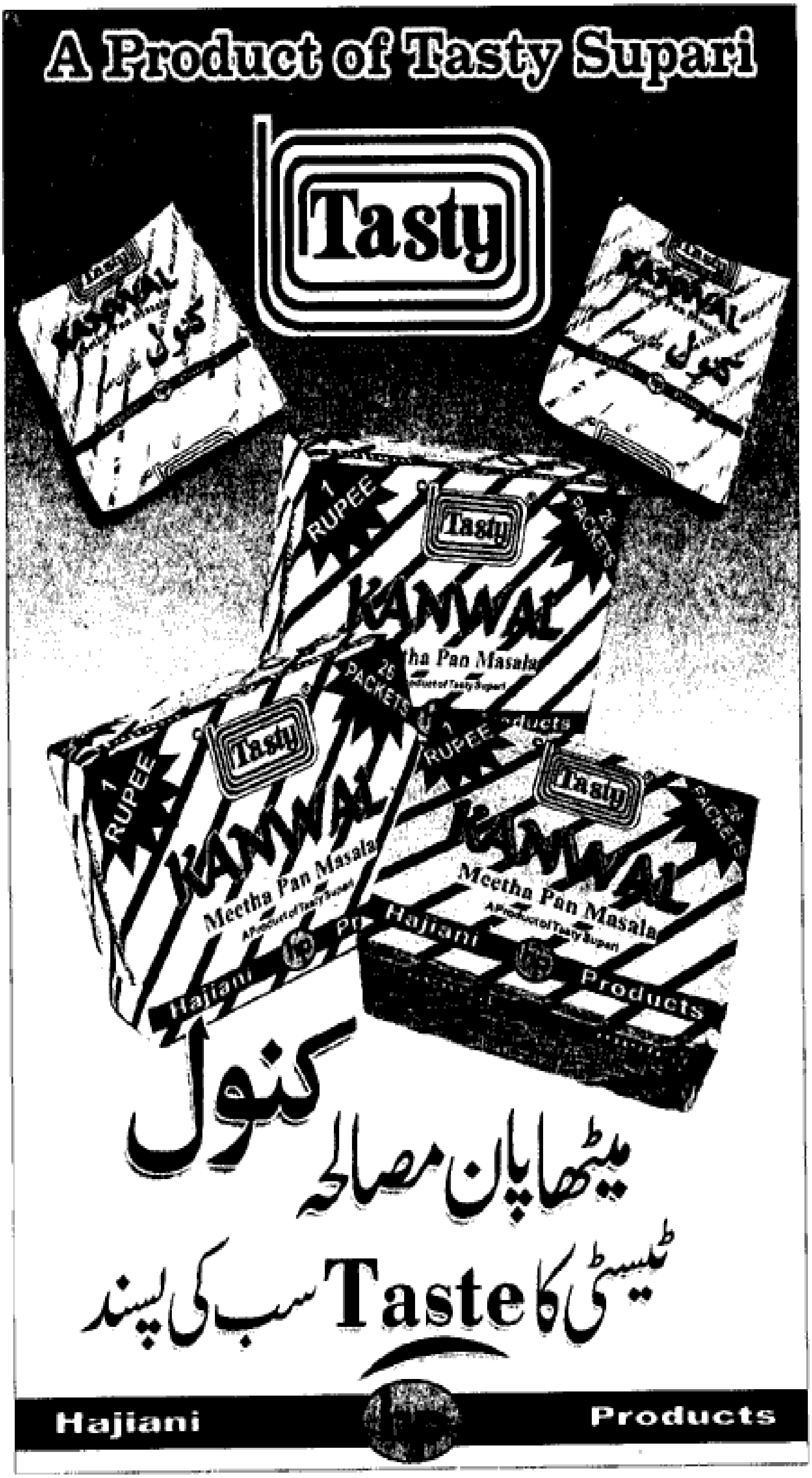
A Product of Tasty Supari
Tasty
KANWAL
Meetha Pan Masala
1 RUPEE
25 PACKETS
Hajiani Products
کنول
میٹھا پان مصالحہ
ٹیسٹی کا Taste سب کی پسند
Hajiani
Products

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

مولانا محمد عبداللہ

قبیلۂ قریش سے تعلق ہے' مکہ کے بڑے متمول لوگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے' بلکہ ان کا نام سرفہرست ہے' عمر چالیس سال ہے' گویا جوانی کی حدود سے نکل چکی ہیں' خاندانی عزت کے علاوہ اپنے بلند اور پاکیزہ کردار کی وجہ سے ''طاہرہؓ'' کے پیارے لقب سے پکاری جاتی ہیں۔

دوسری طرف' عبدالمطلب کے یتیم پوتے' ابوطالب کے بھتیجے' محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی نیک نفسی' راست بازی اور امانت داری کی وجہ سے مثالی شخصیت بن چکے ہیں۔ پچیس سال عمر ہے۔ اور پھر اس پر رعنائی و دلفریبی کا یہ عالم کہ بولیں تو پھول جھڑیں' چلیں تو سراپا وقار و تمکنت' شرم و حیا کے پیکر اور اخلاق حسنہ کے مجسمہ ہیں۔ بقول حسان بن ثابتؓ ''کانک قد خلقت کما تشاء'' یعنی صورت اور سیرت کے لحاظ سے اپنی مرضی کے مطابق سانچے میں ڈھلے ہوئے۔ اگر خواہش کریں تو مکہ کی حسین ترین دوشیزائیں ان کی رفاقت میں آنے پر فخر کریں' لیکن واہ رے نصیب اس چہل سالہ طاہرہ وطیبہ کے! اپنا سامان تجارت' ابوطالب کے بھتیجے کو دے کر روانہ کرتی ہیں' وہ واپس تشریف لاتے ہیں تو ان کی امانت و دیانت سے اتنی متاثر ہوتی ہیں کہ خود ہی عقد کے لئے درخواست کرتی ہیں۔ سن و سال میں تناسب نہیں ہے' مزید یہ کہ دو خاوندوں سے بیوہ ہو چکی ہیں' جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنوارے ہیں' بظاہر کوئی جوڑ نہیں' مگر آپؐ ان کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہیں' مکہ کے دستور کے مطابق عقد کی تکمیل ہوتی ہے' ابوطالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور یوں حضرت خدیجہؓ آپؐ کی رفیقہ حیات بن گئیں۔ رفاقت خوب نبھی' حضرت خدیجہؓ نے وفاداری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی' ان کے بطن سے آپؐ کے دو صاحبزادے حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ (جن کے لقب طاہر اور طیب بھی ہیں) اور چار صاحبزادیاں : حضرت زینبؓ حضرت رقیہؓ حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہوئیں۔

شادی کے بعد پندرہ سال کا عرصہ بیت گیا۔ جب آپ ﷺ کی عمر چالیس سال ہوئی تو آپؐ کو نبوت اور رسالت کے منصب عالی پر سرفراز فرمایا گیا (تفصیل سیرت کی کتابوں میں دیکھئے)۔ دعوت کا سلسلہ شروع ہوا تو علی الاطلاق سب سے پہلے لبیک کہنے والی یہی رفیقہ حیات حضرت خدیجہ طاہرہؓ ہیں (علیہا وعلی سائر امہات المومنین سلام اللہ ورضوانہ) یوں سیدہ طاہرہؓ کو خاتون اول اور امت مسلمہ کی پہلی ماں بننے کا شرف حاصل ہوا۔ زہے نصیب!

حضور ﷺ کی بعثت کے بعد حضرت خدیجہؓ دس سال تک بقید حیات رہیں' ان دس سالوں میں مسلمانوں اور خود ذات اقدس ﷺ کے ساتھ قریش کی جفاکاریاں اور ستم رانیاں بالعموم معلوم ہیں۔ اس عرصہ میں آپ ﷺ کے چچا ابو طالب حتی المقدور آپ ﷺ کے لئے سپر بنے رہے' وفا شعار رفیقہ حیات نے خدمت گزاری اور غمگساری میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اللہ کی مرضی کہ بعثت کے دسویں سال پہلے چچا ابو طالب فوت ہوگئے اور پھر چند ہی روز بعد رفیقہ حیات داغ مفارقت دے گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رسول اللہ ﷺ کے ایام زندگی جس کفار کی پیدا کردہ تلخی ترشی سے گزر رہے تھے' اس پر مستزاد یہ صدمے' آپ ﷺ نے اس سال کا نام ''عام الحزن'' رکھا۔

ماہ و سال گزرتے رہے' گردش لیل ونہار

گوناگوں انقلابات سے دوچار کرتی رہی‘ مگر حضرت خدیجہؓ کی یاد کبھی قلب اقدسؐ سے نہ گئی۔

جب تک حضرت خدیجہؓ زندہ رہیں‘ حضورﷺ نے دوسرا عقد نہیں فرمایا۔ ان کی وفات کے بعد بعض احباب کے مشورے پر آپﷺ نے حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ سے نکاح فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ازدواجی تعلق ہجرت کے بعد ہوا۔ حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں مجھے کسی پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا کہ بی بی خدیجہؓ پر آتا تھا۔ آپﷺ کثرت سے ان کا ذکر فرماتے اور جب گھر میں کوئی خاص چیز پکتی تو آپﷺ ان کی سہیلیوں کو بھجوایا کرتے تھے‘ ایک دن تو حضرت عائشہؓ یہاں تک حضورﷺ سے کہہ گزریں: آپﷺ بار بار اس بڑھیا کو کیوں یاد کرتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپﷺ کو اس سے بہتر بیویاں دی ہیں؟ حضورﷺ نے ناراض ہوکر جواب میں ارشاد فرمایا: تم نہیں جانتیں‘ وہ اس وقت مجھ پر ایمان لے آئیں‘ جبکہ ایک بھی میرا ماننے والا نہیں تھا‘ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی‘ جب کہ لوگ میری تکذیب کر رہے تھے‘ انہوں نے اس وقت اپنا مال میرے سپرد کردیا‘ جب کہ لوگ مجھ سے دور بھاگتے تھے‘ پھر اللہ نے ان سے مجھے صاحب اولاد کیا‘ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے دل میں طے کرلیا کہ آئندہ کبھی ان کا ذکر برائی سے نہ کروں گی۔

ایک مرتبہ جبرئیل امین علیہ السلام آنحضرتﷺ کے پاس آئے اور کہا: بی بی خدیجہ آپﷺ کے پاس آرہی ہیں‘ ان کے ہاتھ میں کوئی برتن ہے‘ جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز ہے‘ وہ پہنچ جائیں تو انہیں اللہ رب العزت کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہئے۔ اور انہیں خوشخبری سنادیجئے کہ ان کے لئے بہشت میں ایک گھر جوف دار (اندر سے خالی) موتیوں سے بنا ہوا ہے‘ جس میں نہ کوئی شوروغل ہوگا نہ کوئی تکان۔

(بخاری ص۵۳۹ ج اول مسلم ص:۲۸۴ ج ۲)

بشارتیں دیگر خواتین و حضرات کو بھی ملی ہیں‘ لیکن جس شان سے خوشخبری کا یہ پروانہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے نام آیا ہے‘ یہ انہی کا حصہ ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ قرون گزشتہ کی بہترین خاتون حضرت مریمؑ تھیں اور اس امت کی بہترین خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں۔

حضرات عشرہ مبشرہؓ

۱: سیدنا ابوبکر صدیق‘ ۲: سیدنا عمر بن الخطاب‘ ۳: سیدنا عثمان بن عفان‘ ۴: سیدنا علی المرتضیٰ‘ ۵: سیدنا طلحہ‘ ۶: سیدنا زبیر‘ ۷: سیدنا عبدالرحمن بن عوف‘ ۸: سیدنا سعد بن ابی وقاص‘ ۹: سیدنا ابو عبیدۃ بن الجراح‘ ۱۰: سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امام ابن عبدالبر ایک جگہ چند صحابہ کرام کے اسمائے گرامی لکھ کر فرماتے ہیں: وفضائل‘ لایحیط بہا کتاب (الاستیعاب ص:۳۲۷) ان حضرات کے فضائل تو ایک کتاب میں بھی نہیں آسکتے۔

”رضی اللہ عنہم وارضاھم“

خدارا شوگر کے مریض
ذرا عقل سے کام لیں

ساری زندگی عارضی وقتی انگریزی گولیوں پر گزارا کرنا تو کوئی عقلمندی نہیں۔ ہم نے شوگر سے مستقل نجات کیلئے دیسی طبی قدرتی جڑی بوٹیوں سے ایک خاص قسم کا شوگر نجات کورس تیار کیا ہے آج ہی خود تشریف لائیں یا خط لکھیں یا صرف ٹیلیفون کرکے گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک وی پی VP شوگر نجات کورس منگوالیں۔ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا گناہ ہے شفا منجانب اللہ پر ایمان رکھیں اگر آپ واقعی سمجھدار عقلمند ہیں تو ایک بار ہمارے شوگر نجات کورس کو آزما کر تو دیکھیں انشاءاللہ شوگر جڑ سے ہی ختم ہوجائے گی۔ ہمارا شوگر علاج انتہائی سستا آسان اور مختصر ہے

المسلم دارالحکمت رجسٹرڈ بالمقابل جامع مسجد مبارک جلالپور روڈ ضلع وشہر حافظ آباد — پاکستان

اوقات ٹیلیفون
عصر 4 بجے سے رات 11 بجے تک

0438-521787
0438-522468
0320-5641046

آپ ہمیں صرف ٹیلیفون کریں باقی شوگر کورس آپ تک پہنچانا ہمارا کام ہے

رات کو سوتے وقت کے عملیات کی حقیقت

پمفلٹ:

جیمس فوٹو کمپنی شو مارکیٹ آگرہ کی جانب سے رات کو سوتے وقت کے عملیات کے متعلق ایک پمفلٹ شائع ہوا' جس کی نقل درج ذیل ہے:

رات کو سوتے وقت کے عملیات:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ! رات کو روزانہ پانچ کام کرکے سویا کرو:

۱:...... چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔

۲:...... ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔

۳:...... جنت کی قیمت دے کر سویا کرو۔

۴:...... دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔

۵:...... ایک حج کرکے سویا کرو۔

حضرت علیؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ امر محال ہے' مجھ سے کب بن سکیں گے؟ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱:...... چار مرتبہ سورۂ فاتحہ یعنی الحمد للہ پڑھ کر سویا کرو' اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

۲:...... تین مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ کر سویا کرو' ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

۳:...... تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو' جنت کی قیمت ادا ہوگی۔

۴:...... دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو' دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ملے گا۔

۵:...... چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو' ایک حج کا ثواب ملے گا۔

مولانا محمد ساجد قاسمی

ملنے کا پتہ: جیمس فوٹو کمپنی شو مارکیٹ' آگرہ

علمی جائزہ:

ملا علی قاریؒ اپنی کتاب موضوعات صغیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منسوب اس وصیت اور اس طرح کی دوسری وصیتوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "یا علی" سے شروع ہونے والی تمام وصیتیں بے اصل اور غیر ثابت شدہ ہیں۔

ہاں البتہ مسلم شریف کی روایت: "یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی' الا انه لا نبی بعدی." اور اس طرح کی کتب معتبرہ میں مذکور دوسری روایتیں مثلاً: "یا علی لا تتبع النظرة النظرة...... الخ" وغیرہ کا یہ حکم نہیں ہے' کیونکہ یہ حسن یا صحیح کے درجے کی روایتیں ہیں۔

چنانچہ لکھتے ہیں:

"یا علی" سے شروع ہونے والی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب تمام وصیتیں موضوع ہیں' سوائے حدیث "یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی' الا انه لا نبی بعدی." کے۔" (المصنوع: موضوعات صغیر ملا علی قاری' ص:۲۱۲'۲۲۳)

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ' اس پر حاشیہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب یہ وصیتیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء و بہتان ہیں' یہ بارہا شائع ہوئیں اور برابر شائع ہوتی اور فروخت ہوتی رہتی ہیں' جاہلوں میں ان کا بہت رواج ہے۔

واضح رہے کہ ان کا گھڑنے والا گنا ہگار و ملعون ہے' ان کا شائع کرنے والا گنا ہگار و ملعون ہے' ان کا فروخت

کرنے والا گناہگار وملعون ہے' اوران کو بیچ جاننے والا بھی گناہگار وملعون ہے۔ براہوا اس شخص کا جس کے اندر اپنے دین وایمان کے لئے غیرت وحمیت نہ ہو۔"

(حاشیہ المصنوع: موضوعات صغیر از شیخ عبدالفتاح ابوغدہ ص:۲۳۴)

احیائے سنت اور ایجاد بدعت:

انتہائی قابل توجہ امر یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کرنا جو آپ نے نہیں فرمائی' گناہ کبیرہ ہے' ایسے شخص کے بارے میں حدیث شریف میں بڑی سخت وعید آئی ہے' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے دانستہ طور پر میری جانب کوئی جھوٹ بات منسوب کی' تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔" (مشکوٰۃ ص:۳۵)

دین میں کسی نئی بات کا اضافہ کرنا بدعت ہے' بدعت کی نحوست یہ ہے کہ اس کے آنے سے پہلے سے اس کی جگہ پر موجود سنت اٹھ جاتی ہے۔ اس طرح بدعت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے سنت پر عمل سے محرومی ہوجاتی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی قوم کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو اس کے مثل سنت اٹھالی جاتی ہے' لہٰذا سنت سے وابستگی بدعت کی ایجاد سے بہتر ہے۔" (مشکوٰۃ ص:۳۱)

نیز اگر کسی شخص نے کسی متروک سنت کو زندہ کیا' تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے' ان سب کے ثواب کے بقدر اسے ثواب دیا جائے گا' اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہیں ہوگی' اسی طرح اگر دین میں کسی نے کوئی بدعت ایجاد کی' جس کا قرآن وسنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے' تو جتنے لوگ اس بدعت پر عمل کریں گے ان سب کے گناہ کے بقدر گناہ اس بدعت کے ایجاد کرنے والے کو ہوگا۔ اور ان لوگوں کے گناہوں میں کسی طرح کی کمی نہیں کی جائے گی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے میری کوئی ایسی سنت زندہ کی جو میرے بعد متروک ہوگئی تھی' تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے بقدر ثواب دیا جائے گا اور ان کے ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے کوئی بدعت ایجاد کی جسے اللہ اور رسول ناپسند کرتے ہیں' تو اس شخص کو اس پر عمل کرنے والوں کے گناہ کے بقدر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔" (مشکوٰۃ ص:۳۰)

لہٰذا کسی غیر ثابت شدہ چیز پر عمل یا اس کی نشر واشاعت سے اجتناب کیا جائے' حدیث کی معتبر کتابوں سے ثابت شدہ دعاؤں پر اکتفا کیا جائے۔ ذیل میں سوتے وقت کی چند ماثور دعائیں تحریر کی جاتی ہیں:

رات کو سوتے وقت کی چند ماثور دعائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک تہائی قرآن ہر رات پڑھ لیا کرے' تو ایک صحابی نے کہا: یہ کس کے بس کی بات ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ قل هو الله احد الخ پڑھ لیا کرو۔

دوسری روایت میں ہے کہ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ص:۳۲۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو:

"اللھم اسلمت نفسی الیک' ووجھت وجھی الیک' والجات ظھری الیک' وفوضت امری الیک' رغبة ورھبة الیک' لا ملجا ولا منجا ة منک الا الیک' آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک ارسلت." (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ص:۶۵۲)

اگر اس رات اسے موت آگئی تو فطرت (اسلام) پر موت ہوگی۔

گزارش:

آخر میں گزارش یہ ہے کہ جب بھی کسی دعا یا دینی بات کو پمفلٹ یا اشتہار میں شائع کرنے کا ارادہ ہو تو سب سے پہلے کسی معتبر عالم دین سے اس کے بارے میں اطمینان حاصل کرلیا جائے' اس کے بعد ہی اسے شائع کیا جائے۔

☆☆..........☆☆

قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے آگاہ رہنے کے لئے ہفت روزہ "ختم نبوت" کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے تجدیدی کارنامے

محمد ارشد فیضی دربھنگوی

ابتدائیہ:

دسویں صدی ہجری اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہی تھی۔ ادھر بعثت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھی ایک ہزار سال ہونے والے تھے کہ اچانک قوانین اسلام کو عجیب و غریب حالات سے سابقہ پڑنے لگا' جس کے نتیجے میں پورا عالم ضلالت و گمراہی کا گہوارہ بننے لگا' یہ اس دور کی المناک داستان ہے' جس وقت ہندوستان کا تخت شاہی اکبر نامی جاہل شخص کے ہاتھوں میں آ پڑا تھا' جو امت مسلمہ کے لئے کسی المیہ سے کم نہیں تھا۔ اکبر چونکہ بہت چھوٹی عمر میں حکومت کے تاج کا مالک بن بیٹھا' جس کی وجہ سے مال و دولت کی ہوس بہت جلد اس کے دل و دماغ میں گھر کر گئی اور وہ اس رو میں اس طرح بہنے لگا کہ حقیقت شناسی اس کے ذہن سے جاتی رہی' جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ وہ تمام احکام شرع کو پس پشت ڈال کر پوری انسانیت کو جاہلانہ و غیر اسلامیانہ رسم و رواج میں جکڑنے کا ناپاک منصوبہ تیار کرنے لگا' مسلمانوں کی دینی و ملی زندگی پستی کی قدم بوسی کرنے لگی۔ اسلامی تہذیب و تمدن موت و زیست کی کشمکش سے دوچار ہونے لگی' گمراہ کن تحریکیں پورے ہندوستان سے اسلام کا نام و نشان مٹانے کا خواب دیکھنے لگیں' اکبری ستم ظریفی تو اس حد تک جا پہنچی کہ اس نے کسی ملحد کے بہکانے میں آ کر کہ "دین محمدی میں اضمحلال آنے لگا ہے' جس کی تجدید ناگزیر ہے" دین محمدی کے خاتمے کا اعلان کر کے "دین الٰہی" کے نام سے ایک نئے دین کا اعلان کر دیا' جس کا جال دھیرے دھیرے پورے ہندوستان میں پھیلنے لگا۔ اس کے در پردہ کیا راز مضمر تھا اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ الغرض یہ ایسا دور تھا' جب کہ پوری انسانیت نازک موڑ سے گزر رہی تھی' جس کو دیکھ کر ایک دور اندیش شخص کے لئے یہ فیصلہ کرنا ہرگز محال نہ تھا کہ اگر یہی صورت حال رہی تو پورے عالم اسلام سے اسلام کی حقانیت روپوش ہو سکتی ہے' چنانچہ امت کو ایسے نازک جھاڑی سے نکال باہر کرنے کے لئے کسی ایسے مرد مجاہد اور دین کے داعی کی ضرورت تھی جو ان تمام فتنوں سے پنجہ آزمائی کر کے ان کو موت کی نیند سلا دے' چنانچہ قدرت خداوندی نے کرشمہ سازی کی اور اپنی قدرت کاملہ کے ذریعہ ایک ایسی بے مثال شخصیت کا انتخاب عمل میں لایا جس نے اس روئے زمین پر آنکھیں کھولتے ہی ان تمام فتنوں کو بھانپ لیا اور ان کی سرکوبی کے ساتھ ساتھ ایک مختصر سے عرصہ میں اعلائے کلمۃ اللہ کا ایسا انقلاب برپا کر دیا کہ آج تک عقل انسانی حیران ہے' نیز انہوں نے دین محمدیؐ کے ان قوانین کی بھی تجدید کی جو اکبر کے دور خلافت میں طاق نسیاں پر رکھ دیے گئے تھے۔

یہ خوش قسمت ذات جس کو رحمت خداوندی نے تجدید دین کے لئے منتخب فرمایا' وہی ہیں جن کو آج پوری دنیا "شیخ احمد سرہندی" (مجدد الف ثانی) کے نام سے جانتی ہے۔

ولادت اور سلسلہ نسب:

آپ کی ولادت باسعادت جیسا کہ تاریخ کے اوراق اس کی شہادت دیتے ہیں ۱۴/شوال ۹۷۱ھ بروز جمعہ پنجاب کے ایک علاقہ سرہند میں ہوئی' جہاں کابل سے آپ کا خاندان آ کر قیام پذیر ہوا تھا' مورخین کے بقول آپ کی ولادت اس خواب کی تعبیر تھی' جس کو آپ کے والد بزرگوار نے اکبری فتنہ کے بڑھتے ہوئے حالات میں دیکھا تھا' جس کو خود تاریخ کی زبانی سنئے:

"وہ کیا دیکھتے ہیں کہ پوری دنیا میں تاریکی پھیلی ہوئی ہے' سور' بندر' ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں' یکایک (والد بزرگوار کے) سینہ سے ایک نور نکلتا ہے' جس سے ایک تخت نمودار ہوتا ہے' تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھا ہے اور اس کے سامنے تمام ظالم' بے دین اور ملحد بھیڑ بکری کی طرح ذبح کیے جا رہے ہیں' ساتھ ہی ساتھ کوئی شخص بلند آواز سے: "جاء الحق وزھق

الباطل" کا نعرہ لگانے میں مصروف ہے۔"

(علماء ہند کا شاندار ماضی ج:۱ صفحہ۲' تاریخ دعوت عزیمت ج:۴ ص:۴۴)

چونکہ آپ کے والد بھی بزرگی کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اس لئے اللہ رب العزت نے آپ کی شکل میں ان کا خواب سچ کر دکھایا' آپ کی ولادت سے آپ کے والد کا دل کھل اٹھا اور بچپن ہی سے وہ آپ کو راہ کامرانی پر لا کھڑا کرنے کی حتی الوسع سعی میں مصروف ہو گئے اور آپ کو کمالات کے اس درجہ تک پہنچا دیا کہ ان کے سامنے اچھے اچھے صاحب بصیرت لوگوں کی نگاہیں جھک جایا کرتی تھیں۔ آپ کے والد نے آپ کی عظمت شان کو دیکھ کر آپ کے لئے احمد نام کا انتخاب فرمایا' آپ کی شان کو نمایاں کرنے کے لئے یہی کیا کم ہے کہ آپ کا سلسلۂ نسب تقریباً ۳۱ واسطوں سے حضرت عمر فاروقؓ تک جا ملتا ہے' جس کی تفصیل اس طرح ہے:

"حضرت شیخ احمد سرہندی "مجدد الف ثانی" بن مخدوم عبدالاحد بن زین العابدین بن عبدالحی بن محمد بن حبیب اللہ بن امام رفیع الدین بن نصیر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبداللہ بن شعیب بن احمد بن یوسف بن شہاب الدین علی فرخ شاہ بن نور الدین بن نصیر الدین بن محمود بن سلیمان بن مسعود بن عبداللہ الواعظ الاصغر بن عبداللہ الواعظ الاکبر بن ابوالفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عبداللہ بن عمر فاروقؓ۔" (تاریخ دعوت وعزیمت ج:۴ ص:۱۴۴' مکتوب ۱۱۰ جلد اول ص:۱۳۱' علماء ہند کا شاندار ماضی ج:۱ ص:۳)

آپ کی تعلیمی سرگرمیاں:

آپ کی ولادت چونکہ ایسے خانوادے میں ہوئی تھی جو برسوں سے علم وعمل کا گہوارہ بنا ہوا تھا' چنانچہ آپ کے والد کی نظر شفقت اور کوششوں نے بہت چھوٹی عمر میں آپ کے قلب کو تحصیل علم کی طرف مبذول کر دیا' جس کے نتیجے میں آپ کی تعلیم کا آغاز ہو گیا' کچھ دنوں تک تو آپ کا تعلیمی سلسلہ والد بزرگوار سے منسلک رہا' اسی وقت سے آپ کے ذہن نے خداداد جوہر دکھلانے شروع کر دیئے اور دقیق سے دقیق مضامین کو بہت جلد اخذ کر لینے اور اس کو اپنی زبان میں پرونے کا ملکہ پیدا ہو گیا' مگر اتنی باتوں کے باوجود بھی والد کی صحبت کچھ زیادہ دنوں تک آپ کا ساتھ نہ دے سکی اور مزید علم میں گہرائی وگیرائی پیدا کرنے کی خواہش نے آپ کو سیالکوٹ حضرت مولانا کمال کشمیری کی خدمت میں جانے پر مجبور کر دیا' جہاں آپ کو منطق و فلسفہ علم کلام اور اصول فقہ کا امام بننا تھا' یہ سب کچھ ہو رہا تھا مگر حدیث وتفسیر کا درس لینا ابھی تک باقی تھا' چنانچہ اس سوچ نے یکے بعد دیگرے حضرت مولانا یعقوب صاحب اور قاضی بہلول صاحب کی گود میں آپ کو ڈال دیا' جن کی خصوصی توجہ نے آپ کو حدیث وتفسیر کا ایسا ماہر بنا دیا' جس کی نظیر ملنی مشکل ہے' اس طرح آپ اپنی عمر کی سترہ منازل طے کر گئے اور آپ کو فارغ التحصیل ہونے کا خطاب دے کر آپ کے سلسلہ تعلیم کو روک دیا گیا۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی ج:۱ ص:۳' تاریخ دعوت وعزیمت' ج:۴ ص:۱۴۴'۱۴۵)

تدریسی خدمات:

درس وتدریس سے چونکہ آپ کو خاص شغف ہو گیا تھا' اس لئے فراغت کے بعد آپ نے تدریسی ماحول میں قدم رکھا جس پر آپ کافی دنوں تک قائم رہے' درس وتدریس کے ساتھ ساتھ بدعات وخرافات کی اصلاح اور باطل فرقوں کے خلاف رسالے شائع کرنا آپ کا ایک انفرادی ذوق بن گیا' جس پر عمل پیرا ہونے کی آپ حتی الوسع سعی کرنے لگے' اس سلسلے میں مورخین لکھتے ہیں کہ آپ نے اپنی اس نیک خواہش کو اوج ثریا پر لا کھڑا کرنے کی غرض سے ابوالفضل فیضی کو اپنا مشیر کار بنا کر رسالے جاری کرنے شروع کئے' مگر اختلاف ذوق ومسلک کی وجہ سے اس کے ساتھ آپ کا تعلق کچھ زیادہ دنوں تک قائم نہ رہ سکا' اس کے بعد درس وتدریس ہی کو آپ نے اپنا مقصود اصلی بنا کر کچھ دنوں تک کے لئے آگرہ میں قیام کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس کام کو انجام دینے میں مشغول ہو گئے' جہاں بہت سارے لوگوں نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر کے اپنی علمی صلاحیت کو اجاگر کیا۔ (تاریخ دعوت و عزیمت ج:۴ ص:۱۴۶' علماء ہند کا شاندار ماضی ج:۱ ص:۹۸)

اصلاح باطنی کی کوشش:

آپ کی ولادت جس نازک دور میں تجدیدی کارنامے کو انجام دینے کے لئے ہوئی تھی' اس کی بھی ایک لمبی اور المناک داستان ہے' جس کا اجمالی تذکرہ ابتدائیہ کے ضمن میں آیا' خلاصہ کی شکل میں اس کو اس طرح پیش کیا جا رہا ہے کہ تصوف' اسلامی معاشرہ اور ماحول میں اس طرح گھل مل گیا تھا کہ وہ اس کا مزاج و مذاق بن گیا تھا' ہر کوئی کسی کی بات کو اس وقت تک تسلیم کرنے سے منکر تھا' جب تک اس کا تعلق کسی صاحب نسبت شخص سے ہونا ثابت نہ ہو جاتا' چنانچہ قدرت خداوندی نے آپ کے ذہن کو باطنی اصلاح کی غرض اور بیعت وسلوک کی سند حاصل کرنے کی خاطر

صوفیائے کرام کی طرف پھیر دیا تاکہ آپ کو اپنا فرض منصبی پورا کرنے میں کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے' دوسری طرف آپ کے دل سے یہ بات ٹکرا چکی تھی کہ تصوف وسلوک قوت روحانی اور نور باطنی کے بغیر امت کی اصلاح وانقلاب کے لئے قدم بڑھانا بغیر ہتھیار کے جہاد کرنے کے مترادف ہے' اسی لئے آپ نے بیعت وسلوک کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے لئے اس راہ میں آنے والے تمام مصائب کو خوش روئی کے ساتھ جھیلتے ہوئے اس فن کے ماہر علمائے کرام کی طرف رخ کرنا شروع کر دیا' ابھی آپ کی نگاہ کسی صاحب سلوک شخصیت پر جا کر نہیں رکی تھی کہ قدرت خداوندی نے آپ کو حج کا مکلف بنا دیا' ابھی آپ اس کی تیاری میں مصروف تھے کہ اسی دوران حضرت ملا حسن کشمیری کی زبانی آپ کے کانوں سے حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی احراری کا نام ٹکرایا' جن کے دامن سلوک کو پکڑ کر بیشتر لوگ اپنی اصلاح باطنی میں مشغول تھے' آپ کے دل میں بھی ان سے ملاقات کا جذبہ پیدا ہوا' چنانچہ آپ نے حج کے ارادے کو ترک کر کے دہلی کے لئے رخت سفر باندھ لیا اور جا کر اپنے مقصد کی تکمیل کی' حضرت خواجہ باقی باللہ بھی چونکہ پایہ کے بزرگ تھے اس لئے حضرت مجدد صاحب کی شخصیت کو پہچاننے میں ان کو تاخیر نہ ہوئی' انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ وہی ذات ہے جن کی عظمت وشان کو باور کرانے کی خاطر ہمیں خواب دکھلایا گیا تھا' جن کو خود ان کی زبانی سنیئے۔

"وہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنے وطن اصلی کابل سے ہندوستان آنے کے سلسلے میں استخارہ کیا تو معلوم ہوا کہ ایک خوبصورت طوطی جو میٹھی گفتگو کرتا ہے' ان کے ہاتھ میں آ کر پڑ گیا ہے' وہ اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالتے ہیں اور وہ طوطی اپنی منقار سے ان کے منہ میں شکر دے رہا ہے۔"

چونکہ آپ حضرت مجدد صاحب کی پوری حقیقت سے آشنا ہو چکے تھے اس لئے آپ نے ان پر ایسی خصوصی توجہ فرمائی جس نے حضرت مجدد صاحب کو سلسلہ نقشبندیہ کا بدر کامل بنا دیا' آپ کے مناقب اعلیٰ کو دیکھ کر حضرت باقی اللہ نے کچھ دنوں کے لئے دہلی میں ہی آپ سے قیام کرنے کی درخواست کی' جس کو آپ نے قبول فرمالیا۔ (تاریخ دعوت و عزیمت ج:۴' ص:۱۵۵)

عوام کی اصلاح میں آپ کا قدم:

آپ نے اپنے شیخ سے اکتساب فیض کی تکمیل کے بعد سرہند ہی کو اپنا مسکن دائمی بنا لیا' آپ کی شہرت چونکہ حدود ہند سے تجاوز کر کے تقریباً پورے عالم میں پھیل گئی تھی' اس لئے بیعت وسلوک کی غرض سے آپ کے پاس آنے والے لوگوں کا تانتا بندھ گیا' مگر اس وقت تک بھی آپ کو اپنے اندر کمی کا احساس تھا' جس کی وجہ سے عوام الناس کے سامنے اپنی اضمحلال طبعی کی شکایت کر کے اس سے انکار کر دیا مگر:

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

عوام الناس نے آپ کے اس انکار کو کسر نفسی پر محمول کرتے ہوئے اپنے اصرار میں شدت پیدا کر دی' بالآخر ان کا اصرار آپ کے اضمحلال طبع پر غالب آ گیا' نتیجتاً آپ ایک اور نئے دور میں قدم رکھتے ہوئے امت کی اصلاح باطنی میں مشغول ہو گئے' جس کا سلسلہ ایک طویل مدت تک جاری رہا۔ (مکتوبات' مکتوب ۲۹۰ دفتر اول' زبدۃ المقامات ص:۱۵۷' تاریخ دعوت و عزیمت ج:۴' ص:۷۴)

اکبر کی زندگی کا اجمالی جائزہ:

آپ کی ولادت سے چونکہ اول مرحلہ پر اکبری فتنہ کی سرکوبی منظور تھی' جس کو آپ نے نہایت ہی مجاہدانہ طور پر انجام دیا' لہٰذا آپ کے تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالنے سے قبل اکبر کی زندگی کا سرسری جائزہ لیتے ہیں تاکہ مقصود اصلی تک رسائی آسانی ہو۔

عہد اکبری اور ہندوستان کے تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اکبر ۵/رجب ۹۴۹ھ میں پیدا ہوا' اس کے والد نے اس کی ابتدائی تعلیم کے لئے ملا حسام الدین کا انتخاب کیا' مگر ان کی تمام تر کوششوں کے باوجود چند وجوہات کے سبب اکبر کا تعلیمی سلسلہ کچھ زیادہ دنوں تک قائم نہ رہ سکا' نتیجتاً اکبر کو علم سے کورا رہنا پڑا۔ واضح رہے کہ اکبر جس وقت پیدا ہوا' اس وقت ہندوستان کے تخت پر ہمایوں جلوہ افروز تھا' مگر وہ بہت جلد وفات پا گیا' اکبر کے ذہن کی وسعت کو دیکھ کر ہمایوں کی جگہ اکبر کو دے دی گئی' تاریخ گواہ ہے کہ اکبر کی تخت نشینی نہ صرف ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہوئی بلکہ خوش عقیدگی' غلو اور تشقف کے ساتھ اس کا آغاز ہوا۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی ج:۱' ص:۱۲ تا ۱۴' تاریخ دعوت و عزیمت ج:۴' ص:۷۴)

کیا اکبر ابتداء سے زندیق تھا؟

اوپر کے اس بیان سے یقیناً ذہنوں میں سوال اٹھتا ہے کہ کیا اکبر شروع سے ہی باطل العقیدہ تھا؟ یا بعد کی تبدیلی نے اس کی زندگی خراب کی تھی؟ تو اس سلسلے میں اگر ہم تاریخ کے اوراق میں جھانک کر اکبر کے ابتدائی احوال کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اکبر ابتداء میں نہایت ہی دور اندیش اور اسلام پسند شخص تھا' جس کو تاریخ کبھی فراموش نہیں

کر سکتی۔

مورخین کے بقول خلاف شرع کاموں پر سزائیں دینا' بزرگوں کے مزارات پر فاتحہ کی غرض سے حاضری دینا' علماً وصلحاً کی مجلسوں کی پابندی اور پوری امت کو دین کی تعلیم کی دعوت دینا اکبر کا خصوصی عمل تھا' اس وقت کے ایک مشہور مورخ شیخ عبدالرزاق' اکبر کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"اکبر احکام شرعیہ کے اجرا' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے برابر کوشاں رہتا تھا۔" (علماً ہند کا شاندار ماضی ج:۱ ص:۳۸' تاریخ دعوت وعزیمت ج:۴ ص:۹۷ء۷)

اکبر کے عمل کے چند نمونے:

۱:.....اکبر نے عزم کیا تھا کہ وہ اپنے لڑکے کی ولادت پر پیدل اجمیر کا سفر کرے گا' جس کو اس نے اپنے لڑکے سلیم کی ولادت کے بعد پورا کیا' واپسی میں دہلی میں رک کر بزرگوں کے مزارات کی زیارت کی۔

۲:.....اکبر کا ایک خاص عبادت خانہ تھا جس میں وہ دن رات "یاھو" "یاہادی" کے ورد میں مشغول رہتا تھا۔

۳:.....عبادت خانے میں وہ ہر جمعہ کو علماً و صلحاً کو جمع کرتا اور ان سے مسائل کی تحقیق کرواتا۔

۴:.....اکبر کی خدمت کا سب سے بڑا نمونہ یہ ہے کہ اس نے قاضی جلال الدین کے ہاتھوں قرآن کی تفسیر کروائی۔

۵:.....اکبر کا ایک خاص ذوق یہ تھا کہ اس نے اپنی امامت کے لئے سات اماموں کا انتخاب کر رکھا تھا جو اس کو یکے بعد دیگرے پورے ہفتے نماز پڑھاتے تھے۔

الغرض یہ اکبر کے دینی خدمت کے چند نمونے تھے' جن سے اس کے دینی جذبے کا اندازہ ہوتا ہے' مگر سوال یہ ہے کہ کیا واقعی اکبر کا دل اسلامی احکام سے مطمئن تھا؟ یا اس کے یہ تمام اعمال فقط اپنے درباری علماء کو اپنا معتقد بنانے کے لئے تھا؟ اس سلسلے میں اگر ہم تاریخ سے پوچھتے ہیں تو اس کا بیان تھوڑی دیر کے لئے ہر صاحب عقل انسان کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ اگر واقعی وہ دین اسلام پر عمل پیرا ہونے کا دعویدار تھا تو پھر پیدل اجمیر کا سفر شریعت کے کس حکم کی تکمیل تھی؟ اس کے علاوہ اس کے عمل میں چند ایسے نمونے ملتے ہیں جن کو دیکھ کر درباری علماً کو اکبر کو راہ راست سے ہٹانے میں دیر نہ ہوئی' جس کو اکبر اپنی کج فہمی کی وجہ سے نہ سمجھ سکا اور اس مال و زر' عیش وعشرت کی رو میں بہتے ہوئے دین محمدیؐ کے خاتمے کا اعلان کر کے دین الٰہی کے نام سے ایک نئے دین کی بنیاد رکھ دی جو صورت کے اعتبار سے تو نہایت ہی نرالا تھا' مگر سیرت کے اعتبار سے جاہلانہ ومشرکانہ رسم ورواج کا مجموعہ مرکب تھا۔

آخر اکبر نے امت کو ضلالت وگمراہی کے کس عمیق گڑھے میں ڈال رکھا تھا؟ جس کی خاطر حضرت مجدد صاحب کو مصائب سے دوچار ہونا پڑا؟ اس کے لئے اولاً اکبر کے فتنوں پر ایک نظر ڈالئے۔

دین اکبری کے فتنوں کا اجمالی خاکہ:

۱:.....اکبر نے اپنے دین میں آتش پرستی' آفتاب پرستی' تصویر کشی' شراب نوشی اور خنزیر جیسی ناپاک شے کے گوشت کی حلت کا اعلان کر دیا تھا۔

۲:.....اس نے علماً کے غلط اقوال کی روشنی میں داڑھی ترشوانے کے جواز کا فتویٰ دے دیا۔

۳:.....اس نے جنابت کے غسل کے عدم وجوب کا بھی اعلان کیا۔

۴:.....زنا اس کے نزدیک اس قدر پسندیدہ عمل تھا کہ اس نے اس کے لئے ایک کمرہ بنایا تھا' جس میں باضابطہ اس کام کو انجام دیا جاتا تھا۔

۵:.....رسم ختنہ اور عورتوں کے لئے پردے کے حکم کو منسوخ قرار دے دیا تھا۔

۶:.....اکبر نے گائے کی قربانی سے روک کر خنزیر کی قربانی کا فیصلہ نافذ کیا۔

۷:.....رکشہ بندھن جو کہ خالص ہندوانہ عمل تھا' اس پر وہ لازمی طور پر عمل کرتا تھا۔

۸:.....نماز پڑھنا اس کے نزدیک جرم تھا' حتیٰ کہ اس کے دین میں مسلمان ہونے تک کی ممانعت تھی۔

۹:.....اس نے اپنا ایک خاص کلمہ "لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ" تیار کیا تھا اور لوگوں کو اس کے کہنے پر مجبور کرتا تھا۔

ان کے علاوہ اور بھی دین اکبری میں بہت ساری خرابیاں تھیں جن کی ایک لمبی تفصیل ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ ایک مستقل ہندوانہ دین کی تدوین تھی' جس کے در پردہ اس کے دربار میں رہنے والے علماً سوء کا ہاتھ تھا' اگر چہ یہ مغل شہنشاہیت کا دور تھا' مگر اس کے باوجود ملت اسلامیہ کو چار فتنوں نے گھیر رکھا تھا:

"۱:.....فتنہ علمائے سوء۔

۲:.....فتنہ اکبری۔

۳:.....فتنہ رافضی۔

۴:.....فتنہ عیسائیت۔"

اس وقت اگر حالات کی رفتار یہی رہتی اور اس کا راستہ روک کر کھڑی ہونے والی کوئی ہمہ گیر شخصیت جلوہ گر نہ ہوتی تو اس ملک کا انجام گیارہویں صدی ہجری میں وہی ہوتا جو نویں صدی ہجری میں اسلامی اندلس کا

اور چودھویں صدی ہجری میں ترکستان کا ہوا' مگر قدرت خداوندی نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ولادت فرما کر پوری دنیا کو اس فتنے میں جا گرنے سے بچالیا۔ (علماً ہند کا شاندار ماضی ج:۱ ص:۱۱۰ تا ۱۳۳' تاریخ دعوت و عزیمت ص:۱۱۴ تا ۱۳۲' آئین اکبری ج:۱ ص:۴۸' ج:۳ ص:۱۸۴)

جہانگیر کی تخت نشینی: ایک لمحہ فکریہ:

ابھی آپ نے اپنے تجدیدی کارنامے کا آغاز ہی کیا تھا کہ اکبر دنیا سے چل بسا اور حکومت کا تخت شاہی اس کے لڑکے جہانگیر کے قبضے میں آ گیا جو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے لئے کسی لمحہ فکریہ سے کم نہ تھا۔ تاریخ کی کتابوں میں جہانگیر کے ابتدائی احوال کے متعلق آتا ہے کہ اگر وہ دین کا پکا حامی نہ تھا تو اس کا باغی بھی نہیں تھا' بلکہ جہانگیر نے تو ایسا عمل کر دکھایا' جس کو دیکھ کر اچھے اچھے لوگ دھوکا کھا گئے۔ مثلاً اصلاحی احکام' مذہبی برکت' توکل علی اللہ' رفاہیت خلق اور سخاوت جیسے افعال اس کے امتیازات میں سرفہرست ہیں' لیکن آخر یہ بھی تو اکبر کا جز تھا' وہ حضرت مجددؒ کی اصلاحی تعلیمات اور اکبر کے مذہب کی سرکوبی کو کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ چنانچہ اس نے آپ کے بڑھتے ہوئے قدم کو روکتے ہوئے آپ کے ساتھ غلط رویہ اختیار کرنا شروع کر دیا' جس کی آپ کو پرواہ نہ ہوئی اور آپ اپنے عمل میں سرگرداں رہے اور دین محمدی کی تجدید کا دائرہ کار ایوان حکومت تک پہنچانے کی خاطر انہوں نے جہانگیر اور اس کے درباری علماً کے نام خطوط بھیجنے شروع کئے جو خالص اسلامی احکام پر مشتمل ہوتے تھے' جن سے ایوان حکومت میں بھی کہرام مچ گیا اور جہانگیر کا سارا منصوبہ خاک آلود ہونے لگا' جہانگیر کو آپ کا یہ بڑھتا قدم کسی بھی صورت میں قابل قبول نہ تھا' اس لئے اس نے ایک ایسی سازش کی جو یقیناً تاریخ کا ایک باب ہے۔ (علماً ہند کا شاندار ماضی ص:۳۳)

گوالیار کی اسیری کے اسباب پر تبصرہ:

جہانگیر نے خفیہ منصوبے کے تحت آپ کو گوالیار کے قید خانے میں ڈال دیا' مورخین آپس کے انتشار میں مبتلا ہیں کہ آخر اس قید کی وجہ کیا ہے؟ بعض نے تو اس کا سبب آپ کے ان خطوط کو قرار دیا ہے جو آپ کی جانب سے جہانگیر کو بھیجے گئے تھے اور اس کے ذریعہ اس کو دین کی دعوت دی گئی تھی' مگر وہ اپنی کج فہمی کی وجہ سے حضرت مجددؒ کے تصوفانہ انداز کو نہ سمجھ سکا اور برہم ہو گیا۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ اس قید کا سبب یہ تھا کہ آپ نے درباری علماً کو اپنے خطوط کے ذریعہ دین کا پیروکار بنا دیا تھا' جو یقیناً جہانگیر کی حکومت کے لئے خطرہ ہو سکتے تھے۔ الغرض وجوہات کچھ بھی ہوں؟ تاریخ کو جہانگیر کی زندگی پر رونا آتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو تباہ ہونے سے نہ بچا سکا۔ (تاریخ دعوت و عزیمت ج:۴ ص:۱۶۳ تا ۱۶۵' علماً ہند کا شاندار ماضی ج:۱ ص:۸۱)

قید خانہ میں دین کی دعوت:

آپ کو قید خانے میں جانے سے کوئی تردد نہ ہوا' بلکہ آپ نے وہاں پہنچ کر سنت یوسفی کو ایسا زندہ کیا کہ ہزاروں غیر مسلم آپ کی دعوت و تبلیغ اور صحبت و تربیت کے فیض سے مشرف بہ اسلام ہوئے' اس قید خانے کی داستان لکھتے ہوئے ایک انگریز مورخ نے اپنی کتاب: "انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس" میں لکھا ہے:

"سترھویں صدی عیسوی میں ایک عالم شیخ احمد سرہندی تھے جو ناحق قید کر دیئے گئے تھے' ان کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے قید خانے کے ساتھیوں میں سے کئی سو بت پرستوں کو مسلمان بنا دیا تھا۔"

قید سے رہائی اور آپ کا تجدیدی انقلاب:

آپ نے قید سے رہائی پاتے ہی کھلم کھلا اعلائے کلمۃ اللہ کا آغاز فرما دیا اور مختصر عرصے میں ایسا انقلاب برپا کر دیا کہ پوری تاریخ اسلامی میں اس کی نظیر نہیں ملتی' اور اسلام کی حفاظت اور تقویت کا ایسا تاریخی کارنامہ انجام دیا کہ زمانہ فراموش کرنے سے قاصر ہے۔ یہ کام کیا تھا؟ روح فکر اسلامی کی جلا و تازگی' وقت کے اہم ترین فتنوں کا سدباب و استیصال' نبوت محمدی اور شریعت اسلامی پر از سر نو اعتقاد و اعتماد کی بحالی' ریاضت و اشراقیت پر مبنی اس روحانی تجربہ' تلاش حقیقت اور خدارسی کی کوشش کی طلسم شکنی جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع سے بے نیاز ہو' وحدۃ الوجود کے عقیدہ کی پردہ کشائی جو اپنے غلو و مبالغہ اور اشاعت و مقبولیت کے نقطۂ عروج پر پہنچ چکا تھا' جس سے عقائد میں تزلزل اور مسلم معاشرہ میں انتشار پیدا ہو رہا تھا' "وحدۃ الشہود" کے نظریہ کی مدلل تردید' بدعت و خرافات کی کھلی تردید' حتیٰ کہ آپ نے بدعت حسنہ کے وجود سے بھی انکار کر دیا تھا' آپ کے یہ ایسے نمایاں کارنامے تھے' جن سے پوری دنیا راہ راست پر آ گئی اور اگر ایک طرف اکبر کے تخت پر محی الدین اورنگزیب جیسا عادل شخص بیٹھا تو دوسری طرف شاہ ولی اللہ جیسے خلفاً کا وہ لامحدود سلسلہ وجود میں آیا جو روحانی و باطنی طور پر آپ ہی کی جانب منسوب ہیں اور آج ہندوستان کا گوشہ گوشہ علم و عمل کا گہوارہ بنا ہوا ہے' یہی وجہ ہے کہ آپ کو مجدد الف ثانی کا خطاب ملا۔ (تاریخ دعوت و عزیمت ج:۴ ص:۲۷۳ تا ۳۰۲)

آپ کی اولاد اور خلفاً:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو سات فرزند عطا

باقی صفحہ 27 پر

عالمی خبروں پر ایک نظر

منشی والا میں قادیانی عبادت کی تعمیر کو روکا جائے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

منشی والا (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۹۳/۱۰ منشی والا تحصیل ننکانہ صاحب کا ایک اجلاس زیر صدارت محمد حنیف فوجی منعقد ہوا۔ اجلاس میں چک نمبر ۹۳/۱۰ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ قادیانیوں نے اپنی نئی عبادت گاہ کی تعمیر چک ۹۳/۱۰ منشی والا میں شروع کی تو اہل دیہہ کا ایک وفد حاجی عبدالحمید رحمانی امیر مجلس ننکانہ کی زیر سرپرستی اے ایس پی ننکانہ سے ملا' جنہوں نے ایس ایچ او بڑا گھر کو فوری کارروائی کا حکم دیا' جس کے نتیجے میں قادیانیوں نے اس سے توبہ کرتے ہوئے یہ اقرار کیا کہ وہ نہ عبادت گاہ کے مینار بنائیں گے اور نہ ہی شعائر اسلامی کی خلاف ورزی کریں گے۔ اب قادیانی جن میں کرامت علی' ظفر اللہ اور عقیل احمد وغیرہ شامل ہیں' غنڈہ گردی کرتے ہوئے اس اقرار نامے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عبادت گاہ کو مسجد کی شکل دے رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں مسلمانوں میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر انتظامیہ نے فوری اقدام نہ اٹھایا تو مجاہدین ختم نبوت چک ۹۳/۱۰ شرعی اور ملکی قوانین کے تحت راست قدم سے گریز نہیں کریں گے اور حالات کی مکمل ذمہ داری قادیانیوں پر ہوگی۔

ننکانہ صاحب کی انتظامیہ پر تشویش کا اظہار

ننکانہ صاحب (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر مجلس حاجی عبدالحمید رحمانی منعقد ہوا۔ اجلاس میں تحصیل ننکانہ صاحب میں قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیوں اور خصوصاً چک نمبر ۹۳/۱۰ میں اقرار نامے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عبادت گاہ کو مسجد کی شکل دینے کی کوشش پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ محمد متین خالد صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایس ایچ او بڑا گھر ریاض الدین مرزائیت نوازی کا مظاہرہ کرکے حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے قادیانیوں کی سرپرستی کررہا ہے۔ جس سے امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ انہوں نے واقعہ سید والا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سید والہ میں بھی امن وامان کا مسئلہ ایس ایچ او سید والہ کی غفلت کی وجہ سے پیش آیا تھا' جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے اراکین کے تعاون سے حل کیا گیا۔ انہوں نے انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے قادیانیوں کو لگام دیں۔ شوکت علی شاہد ناظم مجلس ننکانہ صاحب نے اجلاس میں قادیانیوں کے رویے اور تھانہ بڑا گھر کی چشم پوشی کی مذمت کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ حالات پر نظر رکھتے ہوئے چک نمبر ۹۳/۱۰ منشی والہ کے قادیانیوں ظفر اللہ' عقیل' کرامت علی کی سرگرمیوں پر نظر رکھے اور انہیں اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی شکل دینے سے روکے ورنہ حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

۵۰۰ سے زائد کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانی ملکی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۲'۳/ جولائی کو جامعہ علوم شرعیہ جی ٹی روڈ ساہیوال میں دوروزہ "رد قادیانیت کورس" کا انعقاد کیا گیا جس کی مختلف نشستوں سے مولانا خدا بخش شجاع بادی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبدالحکیم نعمانی' اور مولانا حافظ طارق مسعود نے خطاب کیا۔ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تعلق ضروریات دین سے ہے۔ اس عقیدہ پر مسلمانوں کے تمام فرقے متفق ہیں۔ مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے انکار جہاد کی آڑ میں مرزا قادیانی نے اپنی دجالی اور انگریزی نبوت کا ڈھونگ رچایا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ۵۰۰ سے زائد کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانی ملکی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں۔ موجودہ حکومت میں موجود اصلی ونسلی قادیانی مجلس عمل اور فوج کو لڑانے میں مرکزی کردار ادا کررہے ہیں۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ دنیا

کے کسی قانون کی رو سے کسی قادیانی کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ قادیانیت کو اسلام کہہ کر متعارف کرائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی طرف سے اسلامی شعائر کا بے دریغ استعمال ”امتناع قادیانیت آرڈی نینس“ کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ مولانا حافظ طارق مسعود نے کہا کہ قادیانیت کے متعلق آئینی ترامیم پر عملدرآمد کی صورت حال انتہائی غیر تسلی بخش ہے۔ اسلامیان پاکستان قانون رسالت اور قادیانیت کے متعلق بنائے گئے قوانین کو کسی صورت میں بھی منسوخ نہیں ہونے دیں گے۔ دریں اثناء کورس کی مختلف نشستوں میں چار سو سے زائد شرکاء نے حصہ لیا۔ کورس کے اختتام پر تمام شرکاء کا تحریری امتحان ہوا۔ کامیاب ہونے والے افراد میں حافظ طارق مسعود نے انعامی کتب تقسیم کیں۔ علاوہ ازیں قاری عبدالجبار، حافظ طارق مسعود، مولانا نور محمد، مولانا محمد اسلم ہراج، محمد اسلم بھٹی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے شب و روز خوب محنت کر کے کورس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔

اظہار تعزیت

چیچہ وطنی (پ ر) جامعہ محمدیہ چیچہ وطنی کے مہتمم مولانا عبدالباقی نقشبندی کی اہلیہ محترمہ ۹/ جون کو انتقال کر گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی کرتے ہوئے مولانا عبدالحکیم نعمانی اور حاجی محمد ایوب نے مرحومہ کے جنازہ میں شرکت کی۔

دعائے مغفرت

چیچہ وطنی (پ ر) مدرسہ تجوید القرآن المعروف (درس پیر جی) بلاک نمبر ۶ چیچہ وطنی کے مہتمم حضرت مولانا پیر جی حافظ عبدالحمید ۱۰/ جولائی کو رحلت فرما گئے۔ مرحوم کا جنازہ چیچہ وطنی کی تاریخ میں ایک بہت بڑا جنازہ تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے مدرسہ میں حاضر ہو کر مرحوم کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔

قادیانیوں کی اسلام دشمنی کسی پر مخفی نہیں

منڈی بہاؤالدین (رپورٹ: مولانا شوکت ایوب تونسوی) قادیانیوں کی اسلام دشمنی کسی پر مخفی نہیں، قادیانیت ایک سیاسی تحریک ہے جو مذہب کا لبادہ اوڑھ کر اسلامی ممالک میں امریکی مفادات کا تحفظ کر رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رابطہ سیکرٹری وکیل ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے منڈی بہاؤالدین کے دو روزہ دورے کے دوران کیا، اس دوران انہوں نے مختلف مساجد میں منعقدہ دروس ختم نبوت اور کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔ مولانا شجاع آبادی ۸/ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ صبح گیارہ بجے جامعہ نورالہدیٰ منڈی بہاؤالدین پہنچے تو جامعہ کے مہتمم اور مجلس کے ضلعی امیر حضرت مولانا ارشاد اللہ صدیقی اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب فاروقی کے علاوہ جامعہ کے اساتذہ اور طلباء نے پرجوش انداز میں انہیں خوش آمدید کہا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مولانا ارشاد اللہ صدیقی سے مقامی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ مولانا صدیقی نے فرمایا کہ قادیانیت ایک خطرناک فتنہ ہے جو کہ اپنی ارتدادی سرگرمیوں سے امت کے ایمان کو متزلزل کر رہا ہے اور یہاں شہر منڈی بہاؤالدین اور اس کے گرد و نواح میں شاہ تاج شوگر ملز کی وجہ سے سرمائے کے بل بوتہ پر قادیانی سرگرم عمل ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان کے خاتمے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ بعد نماز ظہر خطیب جامع مسجد کچہری مولانا ریاض حقانی کے ہاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر نصف گھنٹہ مفصل پُرمغز خطاب کیا، جس میں خصوصاً وکلاء کو مخاطب کر کے فرمایا کہ گستاخان رسول کا تعاقب اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف داری اور وکالت ہی اصل سرمایہ حیات ہے۔ درس کے اختتام پر محترم فیض رسول بریال ایڈووکیٹ نے انہیں خصوصی ملاقات کر کے آئندہ سفر میں انہیں بار روم میں خطاب کرنے کی دعوت دی، جس کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قبول کیا۔ دوسرا درس آٹھ جمادی الاول بعد نماز عشاء حضرت مولانا محمد فہیم خطیب جامع مسجد ربانیہ قلعہ گجراں کے ہاں ہوا، جس سے مولانا طیب فاروقی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کی خلاف اسلام اور خلاف آئین پاکستان سرگرمیاں عروج پر پہنچ چکی ہیں اور پاکستان میں پانچ سو سے زائد کلیدی عہدوں پر قادیانی قابض ہونے کی وجہ سے صدر جنرل پرویز مشرف کو امریکہ کے اشارے پر اسرائیل کو تسلیم کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اس پروگرام میں حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب نے خصوصی شرکت کی اور کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین شب و روز انتھک محنت کر کے قادیانیوں کا تعاقب نہ کرتے تو آج یہ ملک قادیانی اسٹیٹ ہوتا۔

۹/ جمادی الاول بعد نماز فجر جامع مسجد صدیقیہ مفتی سیف الدین کے ہاں درس ختم نبوت کا اہتمام تھا، حضرت مولانا شجاع آبادی نے ناموس تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے اپنے اکابر کی عظیم قربانیوں کو ذکر کرنے کے بعد موجودہ دور میں امت

مسلمہ کی دین سے دوری اور تحفظ ناموس رسالت کے حوالہ سے بے رغبتی اور بے حسی کا ذکر کیا تو آسمان بھی خوب رویا جس کے آنسوؤں سے پورے علاقے کے درودیوار تر بتر اور گلیاں سڑکیں زیر آب ہوگئیں۔

۹/ جمادی الاول بعد نماز ظہر منڈی بہاؤالدین شہر کے وسط میں جامع مسجد نور سبزمنڈی میں درس ختم نبوت کا اہتمام تھا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی' مولانا شجاع آبادی نے فتنہ قادیانیت کی سنگینی کا ذکر کرتے ہوئے علمائے کرام خصوصاً عوام الناس سے عموماً اپیل کی کہ وہ سیاسی اور مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیں کیونکہ اس وقت قادیانیت کفر کی نمائندہ بن کر مسلم ممالک میں انتشار پیدا کررہی ہے۔ لہٰذا تمام مکاتب فکر ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء کی طرح یکجا ہوکر قادیانیت کا مقابلہ کریں اور قادیانیوں کی مصنوعات شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ ۹/ جمادی الاول بعد نماز عشاء خطیب جامع مسجد تقویٰ طارق آباد مولانا الحق صاحب کے ہاں جناب سرفراز' عبدالرشید بابا غلام نبی کی دعوت پر درس کا اہتمام تھا۔ اس پروگرام میں جامعہ نورالہدیٰ کے ناظم مطبخ قاری امان اللہ کی قیادت میں طلباء نے بھرپور شرکت کی' کارروائی کا آغاز جامعہ نورالہدیٰ کے درجہ ثالثہ کے طالب علم حافظ محمد احسان فاروقی کی تلاوت اور محترم عبدالرشید کی نعت سے ہوا' بعدازاں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب فاروقی نے پرجوش انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی کسی نے دعویٰ نبوت کیا یا توہین رسالت کی تو امت نے ایسے موذی کو جہنم رسید کیا' لیکن متحدہ ہندوستان پر جب برطانوی سامراج نے اپنا ناپاک قدم جمانے کی کوشش کی تو امت مسلمہ نے جذبہ جہاد سے سرشار ہوکر نہایت ذلت اور رسوائی سے آخر کار انہیں واپس جانے پر مجبور کردیا' لیکن جاتے ہوئے انگریز آخری ڈنگ مارتے ہوئے قادیانی فتنہ کو جنم دے کر پروان چڑھا گیا' اسی لئے علامہ اقبال نے کہا تھا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار اور باغی اور قادیانیت یہودیت کا چربہ ہیں۔ آج بھی قادیانی امریکی اور برطانوی سامراج کے مفادات کے تحفظ کے لئے کام کررہے ہیں' مولانا فاروقی نے مزید کہا کہ دنیا میں جہاں بھی یہ سامراج بدامنی پھیلانے اور فسادات کرانا چاہتا ہے' انہیں قادیانیوں کو استعمال کرتا ہے۔

آخر میں وکیل ختم نبوت مناظر اسلام مولانا محمد محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے مخصوص مناظرانہ انداز میں قادیانیوں کے شکوک وشبہات کی طنابیں توڑیں اور مرزا قادیانی کے کردار کے حوالہ سے فرمایا کہ مرزا قادیانی کو شریف انسان تو بہت دور کی بات ہے' اسے تو غلیظ ترین انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے' مرزا نے خود اپنے آپ کو انسانیت کے دائرہ سے خارج قرار دیا ہے۔

۱۰/ جمادی الاول بروز جمعۃ المبارک کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا ارشاد اللہ صدیقی نے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو گجرات کے دورے سے واپسی پر جامعہ کے گیٹ کے باہر ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

مسجدوں اور امام بارگاہوں پر حملے میں قادیانی ملوث ہیں

سفس ہائم جرمنی (پ ر) مشہور مذہبی رہنما اور ''امت محمدی'' تنظیم کے سربراہ شیخ سید طارق القادری المجد دنے کہا ہے کہ قادیانی اور احمدی کہلانے والا ٹولہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امت محمدیہ کا دشمن ہے' یہ پاکستان بننے کے مخالف تھے اور اب اسے قائم رکھنے کے مخالف ہیں۔ یہی سقوط ڈھاکہ اور لیاقت علی خان' ذوالفقار علی بھٹو اور ضیاء الحق کو قتل کرنے کے منصوبہ ساز ہیں۔ یہی حضرت علیؓ حسنؓ حسینؓ اور حضرت بی بی فاطمہؓ کی شان میں گستاخیاں کرتے رہے ہیں اور یہی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہے ہیں' جب انہیں غیر مسلم وکافر قرار دے دیا گیا تو انہوں نے پاکستان اور شیعہ وسنی دونوں گروہوں سے بدلہ لینے کا منصوبہ بنایا ورنہ کوئی بھی مسلم کسی بھی عبادت گاہ میں عبادت کرنے والوں کو قتل نہیں کرسکتا ہے' مگر قادیانیوں کے نزدیک شیعہ' سنی دونوں کافر ہیں اور ان سے بدلہ لینا ان کے نزدیک ان کا حق ہے اور یہی وہ کررہے ہیں' مگر ہمارے ملک کے سیاست دان اپنے ذاتی مفادات کی خاطر قادیانیوں پر انگلی نہیں اٹھاتے۔ قادیانی جو ملک کو کھوکھلا کررہے ہیں۔ دراصل یہ لوگ کافر نہیں بلکہ ''مرتد'' ہیں اور واجب القتل ہیں کیونکہ انہوں نے سرعام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں اور تسلیم بھی کیا ہے کہ ایسے لوگ شیعہ وسنی افتراق کے لئے ہر تنظیم میں جاکر کوئی بھی روپ دھار لیتے ہیں۔

دعائے صحت کی اپیل

میلسی (پ ر) شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہ' کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد حسین صاحب حسین پوری کافی عرصے سے علیل ہیں۔ حضرت مولانا کے خادم اور خلیفہ مجاز حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب نے اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' اراکین جماعت اور قارئین ہفت

روزہ ختم نبوت سے حضرت مولانا محمد حسین صاحب کی صحت یابی کے لئے دعائے صحت کی اپیل کی ہے۔

مقامی عہدیداروں کا چناؤ

ماتلی (نمائندہ خصوصی) مورخہ ۱۱/ جولائی بروز جمعہ بعد نماز مغرب بمقام سنگھانوی اسلامی لائبریری حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کی سربراہی میں ایک اجلاس منعقد ہوا' جس میں ماتلی سٹی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداروں کا چناؤ ہوا' اس موقع پر درج ذیل عہدیداروں کا مقامی جماعت کے لئے چناؤ عمل میں آیا:

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا محمد حسین الحسینی اور حضرت مولانا عبدالحق ظہور امیر: حضرت مولانا محمد رمضان آزاد' ناظم: راؤ منصور عباسی' ناظم نشر و اشاعت: راؤ قیصر اختر' ناظم مالیات: ابوعباداللہ سنگھانوی' ناظم تبلیغ: مولانا عبدالستار فاروقی' مرکزی نمائندہ: مولانا محمد رمضان آزاد۔

اس موقع پر حضرت مولانا محمد علی صدیقی نے ان عہدیداروں کو ان کے کام کی نوعیت سے آگاہ کیا اور رد قادیانیت پر زیادہ سے زیادہ لٹریچر پڑھنے اور رکھنے کی تاکید کی' بعدازاں بعد نماز عشاء مکی مسجد میں مولانا محمد علی صدیقی نے تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا۔

اندرون سندھ قادیانیت کی تبلیغ کو روکا جائے

کراچی (نمائندہ خصوصی) نواز آباد' مٹھی' کنری اور تھرپارکر کے دیگر علاقوں میں قادیانیت کی تبلیغ کو روکا جائے۔ نوکری اور پیسہ کا لالچ دے کر قادیانی غریب مسلمان نوجوانوں کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ غریب آدمی بھوکا تو رہ جائے گا لیکن اپنے ایمان کا سودا کبھی نہیں کرے گا۔ ان خیالات کا اظہار متحدہ مجلس عمل حیدرآباد کے نائب امیر اور جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے رہنما مولانا قاری کامران احمد نے پیر الٰہی بخش کالونی میں نماز جمعہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو بے راہ روی کی راہ پر لگادیا گیا ہے۔ میڈیا پر پیش کی جانے والی فحاشی' عریانی اور بے راہ روی نوجوانوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ علماء اور صلحاء سے رابطہ جوڑیں تاکہ انہیں روحانی سکون حاصل ہو۔

قادیانی فوج اور علمائے کرام کو لڑانے کی سازش کررہے ہیں

گجرات (نمائندہ خصوصی) ۱۰/ جمادی الاول بروز جمعۃ المبارک کو وکیل ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب فاروقی منڈی بہاؤالدین سے ضلع گجرات کے دورے پر تشریف لے گئے۔ تقریباً سوا دس بجے دونوں رہنما شہری جامع مسجد امیر شریعتؒ میں مجلس احرار اسلام کے سابق بزرگ رہنما' رفیق امیر شریعتؒ حضرت مولانا محمد شریف احرار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا محمد شریف احرار دامت برکاتہم نے مولانا شجاع آبادی سے فرمایا کہ قادیانیت چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں غلیظ ترین فتنہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابرین نے قادیانیت کے تعاقب میں اپنی زندگیاں صرف کردیں۔ حضرت مولانا احرار نے فرمایا کہ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا تھا کہ جو شخص عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ نہیں کرتا اس سے گلی کا کتا بھی بہتر ہے۔ حضرت مولانا احرار بزرگان دین خصوصاً امیر شریعتؒ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آبدیدہ ہوگئے۔ انہوں نے بتایا کہ کھاریاں اور چھاؤنی کے اردگرد کثیر تعداد میں قادیانی آبادی ہے لیکن الحمدللہ! ہماری محنت سے متعدد اہم قادیانی بالخصوص ایک قادیانی مبلغہ میمونہ نامی بھی مسلمان ہوچکی ہے' دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین پر استقامت دے اور ہماری محنت کو قبول فرمائے۔ بعدازاں تقریباً ساڑھے گیارہ بجے حضرت مولانا قاری عطاء اللہ ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام بھدر اور ناظم جمعیت اہلسنت والجماعت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولانا عطاء اللہ نے دوران ملاقات کہا کہ فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے ہماری ناواقفیت کی وجہ سے قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ بعدازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد بھدر میں نماز جمعہ کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پانچ سو سے زائد اہم پوسٹوں پر قادیانی بیوروکریٹ کی تعیناتی ملک کے لئے خطرہ ہے۔ قادیانی فوج اور علمائے کرام کو لڑانے کی سازش کررہے ہیں۔ حکومت ہوش کے ناخن لے' قادیانی آستین کے سانپ ہیں' جن سے ملک وملت کو بچانا علمائے کرام اور افسرشاہی پر لازم ہے۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اکابر کی تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے بے انتہا قربانیاں ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے حضرت مولانا محمد شریف احرار کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا ہمارے اکابر کی زندہ مثال ہیں' جنہوں نے اس علاقے میں

قادیانیوں کے لئے جینا حرام کردیا ہے۔۱۰/جمادی الاول بعد نماز مغرب حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب خطیب جامع مسجد مدنی سرگودھا روڈ کچانہ گجرات کے ہاں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بہت ہی خوبصورت انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت کی ناپاک سرگرمیوں پر تفصیلی خطاب کیااور کہا کہ ختم نبوت کاتحفظ اور منکرین ختم نبوت کا تعاقب پوری امت پر فرض عین ہے۔ اس فرض کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احسن طریقے سے ادا کررہی ہے۔مولانا نے کہا کہ گستاخ رسول کوئی بھی ہواس کوسزائے موت دلوانا مسلمانوں پر فرض ہے۔ علاقائی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے علاقہ گوٹیکی اسداللہ پور میں مسلمانوں کے خلاف ناجائز مقدمات قائم کررکھے ہیں جس میں انہیں مقامی سیاسی شخصیات کاتعاون بھی حاصل ہے۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ تمام مسلمان متحد ہوکر قادیانیوں کے ان ناپاک عزائم کو ناکام بنائیں اور مجاہدین ختم نبوت سے بھرپور تعاون کریں۔مولانا نے مطالبہ کیا کہ گوٹیکی میں قادیانیوں نے مسلمانوں کے قبرستان میں شرارتاً اپنا مردہ دفن کیا ہے' اس لئے اس کو وہاں سے نکالا جائے ورنہ ہم راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے اور تمام حالات کی ذمہ داری ضلعی انتظامیہ پر ہوگی۔ان کے خطاب کے بعد مولانا عبدالرحمن کے والد محترم میر محمد اسلام صاحب نے مولانا شجاع آبادی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی منظم اور متحد ہوکر ہمارے علاقے میں سرگرم ہیں' اگر ہم بھی تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء کی طرح متفق اور متحد ہوکر کام کریں تو قادیانیت جلد ہی صفحۂ ہستی سے مٹ سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے یاد ہے کہ گجرات میں تحریک ختم نبوت کے دوران مختلف الخیال حضرات ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوکر تقریریں کرتے اور ایک دوسرے کے حق میں زندہ باد کے نعرے لگواتے تھے اور جب اسٹیج پر تشریف لاتے تو پرجوش انداز میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوجاتے اور کہتے کہ ہمارے اختلافات فروعی ہیں' اصل اختلاف قادیانیوں سے ہے اور تحریک کے دوران گرفتاری دینے کے لئے یہ تمام حضرات مولانا احمد یار خان نعیمی کی مسجد میں اکٹھے ہوئے اور جلوس کی صورت میں اسٹیشن پر پہنچ ناموس رسالتؐ کے تحفظ اور اہمیت پر خوب تقریریں کیں' اس موقع پر فوج بھی رہی تھی' بعدازاں ان حضرات کو لوگوں نے پھولوں کے ہار پہنائے جس کے بعد انہوں نے ناموس رسالتؐ کے تحفظ اور قادیانیت کے سدباب کے لئے گرفتاریاں پیش کیں۔

دعائے صحت کی اپیل

چیچہ وطنی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنما اور امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کے مسترشد جناب حافظ عبدالرشید صاحب گزشتہ دو ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ جماعتی احباب اور قارئین ختم نبوت سے موصوف کے لئے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

یورپ کے مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں

راڈھرم (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مفتی خالد محمود' مولانا منظور احمد الحسینی' حافظ اکرام' مولانا صاحبزادہ رشید احمد صاحبزادہ سعید احمد' صاحبزادہ نجیب احمد اور دیگر نے راڈھرم میں کاروان ختم نبوت کے تحت منعقد ہونے والے جلسوں میں شرکت کی۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ یورپی ممالک اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اعتدال اور وسیع النظری کو اپنائیں اور انہیں کچلنے کی پالیسی ترک کردیں۔یورپ میں اسلام کی اصل تصویر کو مسخ کرکے پیش کیا جارہا ہے۔یورپ کے علمائے کرام نوجوان نسل کو اسلام کے بارے میں صحیح معلومات مہیا کریں۔اسلام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کا شکار ہوکر مغربی ممالک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہوچکے ہیں۔اس موقع پر انہوں نے یورپ کے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔مغربی ممالک کو براہ راست عالم اسلام کے مقتدر علمائے کرام کے موقف سے آگاہی حاصل کرنی چاہئے اور اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔یورپ کے مسلمان دنیا میں قیام امن کے خواہاں ہیں۔مسلم ممالک کے بارے میں مذہبی عدم رواداری کا تاثر غلط ہے۔ مسلمان ممالک میں دیگر اقوام اور مذاہب کو اپنی مرضی سے جینے کا حق دیا جاتا ہے جو مذہبی رواداری کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔قادیانی سمیت تمام مذاہب کے پیروکار مسلم ممالک میں پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔آج ہم قادیانیوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے باطل عقائد کو ترک کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان لیں اور امت مسلمہ کا حصہ بن جائیں۔

قادیانی گروہ کے چھ سو اراکین اسرائیل میں کمانڈو ٹریننگ لے چکے ہیں

بریڈ فورڈ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مفتی خالد محمود' مولانا منظور احمد الحسینی' حافظ اکرام' مولانا صاحبزادہ رشید احمد' صاحبزادہ سعید احمد' صاحبزادہ نجیب احمد اور دیگر نے جمعرات کو بریڈ فورڈ کے تین روزہ دورے کے پہلے روز کاروان ختم نبوت کے تحت منعقد ہونے والے اجتماعات سے خطاب کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی اکثریت خود اپنے مذہب کو جھوٹا سمجھتی ہے۔ قادیانی زعماء اور عوام کا کثرت سے اسلام قبول کرنا اس کا بین ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ انسانیت کو آپ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی باور کرنا منصب نبوت کے ساتھ سنگین مذاق ہے۔ مسلمانان یورپ اسلام پر عمل کرنے کو اپنا بنیادی حق سمجھیں۔ دنیا بھر میں ہونے والی دہشت گردی کی وارداتوں میں مذہبی قوتیں ملوث نہیں بلکہ یہ ایک منظم دہشت گردی ہے جس کی پشت پناہی تربیت یافتہ دہشت گرد کر رہے ہیں جن کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ قادیانی گروہ کے چھ سو اراکین اسرائیل میں کمانڈو ٹریننگ لے چکے ہیں۔

یورپی ممالک قادیانیوں کی حمایت کرنے کی اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں

بریڈفورڈ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مفتی خالد محمود' مولانا منظور احمد الحسینی' حافظ اکرام' مولانا صاحبزادہ رشید احمد' صاحبزادہ سعید احمد' صاحبزادہ نجیب احمد اور دیگر نے بریڈفورڈ کے تین روزہ دورے کے دوسرے روز جمعہ کو کاروان ختم نبوت کے تحت منعقد ہونے والے مختلف پروگراموں اور نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ قادیانیت عالم اسلام کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیا بھر کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمان قادیانیت کو مسترد کر چکے ہیں۔ سامراجی قوتوں کے بھروسہ پر چلنے والی قادیانی تحریک جلد ہی اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے۔ انہوں نے عیسائیوں بالخصوص یورپی ممالک کی حکومتوں پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کی حمایت کرنے کی اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ قادیانیوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا اور انہیں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔ قادیانیت اور عیسائیت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلے پروپیگنڈے میں مصروف ہے۔

بقیہ: حضرت مجدد الف ثانی

فرمائے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: خواجہ محمد صادق' خواجہ محمد سعید' خواجہ محمد معصوم' خواجہ شاہ محمد یحییٰ' خواجہ اشرف' محمد فرخ' محمد عیسیٰ۔ یہ تمام کے تمام اپنی اپنی جگہ اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپ کے خلفاء کی تعداد کا احاطہ تو مشکل ہے (پانچ ہزار تک بتائے جاتے ہیں) نمونہ کے طور پر چند کا ذکر ہے: شیخ محمد یوسف سمرقندی' شیخ احمد دیوبندی' مولانا حسن بخاری' شیخ عبدالرحیم برکی' شیخ بدیع الدین سہارنپوری' مولانا غازی گجراتی' مولانا حمیدالدین احمد آبادی' شیخ فضل الرحمن برہانپوری۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی ص:۲۱۶' تاریخ دعوت وعزیمت ص:۱۸۸' ج:۴)

آپ کی تصانیف:

آپ کی تصانیف میں مکتوبات قدسیہ' مبدا ومعاد' معارف لدنیہ' مکاشفات غیبیہ' شرح رباعیات' عارف باللہ خواجہ محمد باقی' رسالہ تہلیلیہ' رسالہ رد روافض' رسالہ فی اثبات النبوت' رسالہ بسلسلہ حدیث خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (تاریخ دعوت وعزیمت ج:۴' ص:۴۰۰' علماء ہند کا شاندار ماضی ۲۱۷)

وفات:

آپ اپنی زندگی کے آخری مرحلے میں قدم رکھ چکے تھے' اپنی زندگی تمام ہوتے ہی یہ مرد قلندر ۶۳ بہاریں دیکھنے کے بعد اپنی محنت سے راہ راست پر لانے والے سینکڑوں لوگوں کو سسکتے و بلکتے چھوڑ کر ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے جو یقیناً پوری امت کے لئے کسی المیہ سے کم نہ تھا۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی ج:۱' ص:۲۱۷' تاریخ دعوت و عزیمت ج:۴' ص:۱۷۹)

☆☆...... ......☆☆

ذکر اللہ کائنات کی روح

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر ایک بھی شخص اللہ اللہ کہنے والا موجود ہے۔ (صحیح مسلم)

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرﷺ، سیرتِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

- خریدار بنیئے — بنائیے
- اشتہارات دیجئے
- مالی امداد فراہم کیجئے

انشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے